شہزادۂ اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان

سامانِ بخشش

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

سامانِ بخشش
شہزادۂ اعلیٰ حضرت کا نعتیہ دیوان
سامانِ بخشش
۱۳۵۴ھ
عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی
شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان نوری
پیش کش
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

نام کتاب: سامانِ بخشش
کلام : مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان علَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ
پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ، جنوری 2019ء تعداد:5000 (پانچ ہزار)
ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

01	﴿﴾…… کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون:92 UAN: +92 21 111 25 26
02	﴿﴾…… لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون:042-37311679
03	﴿﴾…… سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون:041-2632625
04	﴿﴾…… میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	فون:05827-437212
05	﴿﴾…… حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون:022-2620123
06	﴿﴾…… ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون:061-4511192
07	﴿﴾…… راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون:051-5553765
08	﴿﴾…… نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون:0244-4362145
09	﴿﴾…… سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون:0310-3471026
10	﴿﴾…… گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون:055-4441919
11	﴿﴾…… گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	فون:053-3021911

Email: ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر طبرانی، ٦/١٨٥، الحدیث ٥٩٤٢، داراحیاء التراث العربی بیروت)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عَمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

”مُصطفٰے رضا“ کے 8 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی آٹھ نیتیں

۞ ہر بار حَمد و ۞ صلوٰۃ اور ۞ تعوُّذ و ۞ تَسمِیہ سے کتاب کا آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی عَرَبی عبارت پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہوجائے گا) ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ و ۞ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے اس کتاب کا مطالَعہ کروں گا ۞ دوسروں کو یہ کتاب خریدنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ۞ اس کتاب کے مطالَعے کا ساری امت کو ایصالِ ثواب کروں گا۔

''تصورِ مدینہ کیجئے'' کے 14 حُروف کی نسبت سے نعت پڑھنے کی چودہ نیّتیں

۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور ۞ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے ۞ حتَّی الْوَسْع باوُضو ۞ قبلہ رُو ۞ آنکھیں بند کئے ۞ سر جھکائے ۞ گنبدِ خضرا ۞ بلکہ مَکینِ گنبدِ خضرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصور باندھ کر نعت شریف پڑھوں ۞ سنوں گا ۞ کسی کی آواز بھلی نہ لگی تو اس کو حقیر جاننے سے بچوں گا ۞ مذاقاً کسی کم سُریلی آواز والے کی نقل نہیں اُتاروں گا ۞ نعت خواں زیادہ اور وقت کم ہوا تو مختصر کلام پڑھوں گا ۞ دوسرا صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوگا تو بیچ میں پڑھنے کی جلدی مچا کر خود شروع نہ کر کے اس کی اِیذا رسانی سے بچوں گا ۞ انفرادی کوشش یا مائیک کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلے، مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دوں گا۔

> اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سنّتوں بھرا بیان ''نیّت کا پھل'' اور نیتوں سے متعلق آپکے مُرتّب کردہ کارڈ اور پمفلٹ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً طلب فرمائیں۔

”نعتِ رسولِ پاک“ کے 10 حُروف کی نسبت سے نعت سننے کی دس نیّتیں

۞اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے ۞ حَتَّی الْوَسْع باوُضو ۞ قبلہ رُو ۞ آنکھیں بند کیے ۞ سر جھکائے ۞ دوزانو بیٹھ کر ۞ گنبدِ خضرا ۞ بلکہ مکینِ گنبدِ خضرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصور باندھ کر نعت شریف سنوں گا ۞ رونا آیا اور رِیا کاری کا خدشہ محسوس ہوا تو رونا بند کرنے کے بجائے رِیا کاری سے بچنے کی کوشش کروں گا ۞ کسی کو روتا تڑپتا دیکھ کر بدگُمانی نہیں کروں گا۔

”نعت خوانی“

نعت خوانی حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی اور محبت کی نشانی ہے اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی اور محبت اعلیٰ درجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا جب بھی اجتماعِ ذکرونعت میں حاضری ہو تو باادب رہنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنت اوراشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' المدینۃ العلمیۃ '' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء ومفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت ﴿2﴾شعبۂ درسی کتب ﴿3﴾شعبۂ اصلاحی کتب ﴿4﴾شعبۂ تراجم کتب ﴿5﴾شعبۂ تفتیشِ کتب ﴿6﴾شعبۂ تخریج [1]

---

1 ....تادمِ تحریر (محرم الحرام ۱٤٤٠ھ) ان شعبوں کی تعداد 15 ہوچکی ہے: ﴿7﴾فیضانِ قرآن ﴿8﴾فیضانِ حدیث ﴿9﴾فیضانِ صحابہ واہل بیت ﴿10﴾فیضانِ صحابیات وصالحات ﴿11﴾شعبہ امیر اہلسنّت ﴿12﴾ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ ﴿13﴾ فیضانِ اولیا وعلما ﴿14﴾ بیاناتِ دعوتِ اسلامی ﴿15﴾رسائلِ دعوتِ اسلامی ۔(مجلس المدینۃ العلمیۃ)

''المدینة العلمیة'' کی اوّلین ترجیح سرکارِاعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدددین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِطریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''المدینة العلمیة'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ١٤٢٥ھ

مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

مفتیِ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان نوری رضوی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ / ۷ جولائی ۱۸۹۳ء بوقت صبح صادق محلّہ سوداگران، رضا نگر بریلی شریف (یو۔پی، ہند) میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت والد گرامی نے دی اور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان کو آپ کی تعلیم و نگہداشت کے لیے مقرر فرمایا۔ چھ ماہ کی عمر میں سید المشائخ حضرت شاہ ابو الحسین نوری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز نے داخلِ سلسلہ فرمایا اور تمام سَلاسِل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمادیا۔ آپ بچپن ہی سے ذہین و فطین تھے، طبیعت میں سنجیدگی تھی۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب اعلیٰ حضرت دارُالِافتاء میں تشریف فرما ہوتے تو کبھی کبھی شہزدۂ اصغر (یعنی چھوٹے شہزادے) حاضر ہوتے، حاضری کا انداز یہ تھا کہ آہستہ سے آتے اور دوزانو مؤدب سرکارِ رضا میں بیٹھ جاتے، شریر بچوں کی طرح نہ ہنگامہ کرتے، نہ کاندھوں پر دوڑتے اور نہ ہی سامان کو اٹھاتے پھینکتے، اس وقت آپ کی عمر مبارک چار سال کے قریب تھی۔ آپ کی رسم تسمیہ خوانی چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں خود اعلیٰ حضرت

امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمائی ۔شوقِ علم دین کا یہ عالم تھا کہ جس وقت تسمیہ خوانی ہوئی نماز اور وضو کے مسائل سیکھ چکے تھے پھر مزید والد گرامی کے زیرِ سایہ علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ اس دوران مرکز اہلسنت دار العلوم منظرِ اسلام بریلی میں بھی حصولِ علم کا سلسلہ جاری رہا اور اسی درس گاہ سے ۱۳۲۸ھ/ سنہ ۱۹۱۰ء میں بہ عمر اٹھارہ سال خداداد ذہانت، ذوقِ مطالعہ، لگن و محنت، اساتذہ کرام کی شفقت ورافت، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی توجہ کامل اور شیخِ مکرّم سید المشائخ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی عنایات کے نتیجے میں جملہ علوم وفنون منقولات ومعقولات پر عُبور حاصل کر کے تکمیل وفراغت پائی۔ فراغت کے بعد یہیں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اِسی سال (۱۳۲۸ھ/ سنہ ۱۹۱۰ء) رَضاعت کے مسئلے پر پہلا فتویٰ تحریر فرمایا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب ملاحظہ فرما کر انتہائی مَسرت کا اظہار کیا اور خود مُہر بنوا کر عطا فرمائی۔ پھر ۱۳۴۰ھ تک بارہ سال والدِ گرامی کی زیرِ نگرانی فتویٰ نویسی کی اور تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔ امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے فرزند دلبند کی فقاہت اور ثقاہت پر اس نوعیت کا اعتماد تھا کہ اپنے بعض فتاویٰ پر ان کے تائیدی دستخط کرواتے تھے۔ والدِ گرامی کے بعد ۱۳۹۵ھ تک مَسند اِفتاء پر مُتَمَکِّن رہے اور اپنے خاندانی تَفَرُّد واِختصاص کے تحت فتویٰ نویسی اور رُشدو

ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔اس کے بعد ضُعف اور عَلالت کی وجہ سے فتویٰ نویسی کا کام نہ ہوسکا البتہ آخری لمحات تک مفتیانِ دین کی علمی مشکلات کو زبانی حل فرماتے رہے۔اس طرح ستر سال کے طویل عرصہ تک فتویٰ نویسی کی۔آپ کے سیرت نگاروں نے لکھا کہ آپ کے فتاویٰ کا شمار لاکھوں میں ہے۔فتویٰ نویسی کے ساتھ ساتھ درس وتدریس، وعظ وتقریر،تحریر وتالیف، اشاعت مسلک حق اور تبلیغ دین کا سلسلہ بھی جاری رہا۔آپ کی تالیفات کی تعداد پینتیس سے زائد بتائی جاتی ہے جن میں آپ کا شہرہ آفاق نعتیہ دیوان ''سامانِ بخشش'' بھی شامل ہے۔آپ نے اپنے دور میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں،فتنہ سامانیوں اور ریشہ دَوانیوں کا بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ اور ان کی فلاح وکامرانی کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے آخری سانس تک نبرد آزمارہے، آپ کی نگاہِ کیمیاء اَثر نے لاکھوں گمراہوں کو راہِ حق پر گامزن کردیا۔۱۴محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/۱۲نومبر ۱۹۸۱ء میں وِصال پُرمَلال ہوا،آپ کا مزار مبارک بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(جہانِ مفتیٔ اعظم ،ص۶۴ تا ۶۵، ۱۰۳ تا ۱۳۰،رضا اکیڈمی بمبئی ہند)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پیش لفظ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہل سنت، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان نوری رضوی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک بلند پایا عالم دین اور برصغیر کے اپنے زمانہ میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔ آپ کا خاندان کئی صدیوں سے اسلامی علوم وفنون کا مرکز ومحور رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو ورثے میں علم وفن کے وہ گوہرِ نایاب حاصل ہوئے جو دیگر حضرات کے یہاں شاذ و نادِر ہیں، انہیں میں شعر وسخن کا ذوقِ بالا بھی شامل ہے۔ آپ ایک قادِرُ الْکَلام شاعر تھے اور نعتیہ شاعری کے رُموز ودَقائق سے بخوبی واقف تھے آپ کا پورا دیوان سُقمِ شرعی (یعنی شرعی طور پر نقص وعیب) سے پاک اور شریعت کا آئینہ دار ہے، خود اپنی ایک رُباعی میں فرماتے ہیں:

گلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار — سُقمِ شرعی سے مُنزہ اَشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیوں کر — ہیں پھول مگر چشمِ اَعدا میں خار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت اَصنافِ سخن میں مشکل ترین صِنْف ہے اس میں طبع آزمائی کرنے والوں پر ایک خوف طاری رہتا ہے کہ اگر ذرا بھی اِفراط وتفریط ہوئی تو ایمان جانے کا خطرہ ہے۔ملفوظات شریف میں امام اہل سنت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں:"حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں،اِس میں تلوار کی دَھار پر چلنا ہے،اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیَّت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی وگستاخی) ہوتی ہے،البتہ ''حمد'' آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔غرض ''حمد'' میں ایک جانب اَصلاً حد نہیں اور "نعت شریف" میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔"

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،۲/ ۲۲۷،مکتبۃ المدینہ)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه فرماتے ہیں: نعتیہ شاعری ہر ایک کا کام نہیں اور چونکہ کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیت نہیں ہوتی لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ مُستَنَد علمائے اہلسنت کا کلام سنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعت رسول" کے سات حروف کی نسبت سے سات اَسمائے گرامی حاضر ہیں ﴿۱﴾ امامِ اہل سنّت،مولانا شاہ امام احمد

رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (حدائقِ بخشش) ﴿۲﴾ استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (ذوقِ نعت) ﴿۳﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی (قبالۂ بخشش) ﴿۴﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (سامانِ بخشش) ﴿۵﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرتِ مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (بیاضِ پاک) ﴿۶﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (ریاضِ نعیم) ﴿۷﴾ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (دیوانِ سالک)۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۶، مکتبۃ المدینہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینۃ العلمیۃ" ان تمام بزرگوں کے مذکورہ کلام، دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں شائع کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں امامِ اہلِ سنت کا کلام "حدائقِ بخشش"، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کا انتخابِ کلام "بیاضِ پاک" اور شہنشاہِ

سخن کا کلام ''ذوقِ نعت'' طبع ہو کر منظرِ عام پر آچکا ہے اور اب تاجدارِ اہلسنت مفتیِ اعظم ہند کا کلام ''سامانِ بخشش'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۞ سامانِ بخشش پر کام کے لیے ذیل میں درج نسخے سامنے رکھے گئے:

(1) حِزْبُ الْاَحناف مرکز الاولیاء لاہور (سن طباعت نہیں لکھا) (2) رضا اکیڈمی ممبئی، ہند (ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ / جنوری ۲۰۰۸ء) (3) رضوی کتاب گھر، دہلی، ہند (مطبوعہ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء) جو کہ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند قاری امانت رسول رضوی صاحب کا تصحیح کردہ ہے چنانچہ عرضِ ناشر کے تحت ص ٦ پر لکھا ہے: ''قاری (امانت رسول) صاحب نے فرمایا کہ حضرت (مفتیِ اعظم ہند) کا پورا قلمی دیوان نقل شدہ میرے پاس موجود ہے، میں نے بارہا حضرت کا کلام بھی حضرت کی موجودگی میں پڑھا۔ غلطی واقع ہونے پر خود حضرت نے تصحیح بھی فرمائی ہے اس سے ملا کر تصحیح کر دی جائے گی لہٰذا قاری صاحب نے بڑی عَرَق ریزی اور جانفشانی سے تصحیح فرمائی ہے۔'' ۞ کمپیوٹر کمپوزنگ کا تقابل دہلی والے نسخہ سے کیا گیا ہے اور اَغلاط و اِختلاف کی صورت میں اکثر اسی کی طرف رجوع کیا گیا ہے نیز قاری امانت رسول قادری رضوی صاحب کے حواشی بھی شامل کر دیئے گئے ہیں ۞ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے کی گئی ہے ۞ کلام کے

پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے ۞جا بجا الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے جو کہ کافی وقت اور محنت طلب کام تھا اس سلسلے میں اردو و فارسی کے قدیم الفاظ کے لیے مختلف لُغات کی طرف مُراجَعَت کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بالخصوص امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّهُ الْعَالِی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں اُنہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوْضُهُم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینۃ العلمیۃ" اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبۂ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ھے

مفتیِ اعظم بڑی سرکار ہے　　جبکہ ادنیٰ سا گدا عطّاؔر ہے
مفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے　　اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے
مفتیِ اعظم رضا کا لاڈلا　　اور محبّ سیّدِ ابرار ہے
عالم و مفتی فقیہِ بے بَدَل　　خوب خوش اَخلاق و باکردار ہے
تاجدارِ اہلِ سنّت المدد　　بندۂ در بےکس و ناچار ہے
تختِ شاہی کیا کروں میرے لئے　　تاجِ عزت آپ کی پَیزار ہے
اعلیٰ حضرت کا رہوں میں باوفا　　اِستِقامت کی دعا درکار ہے
آستانے پر کھڑا ہے اِک گدا　　طالبِ عشقِ شہِ اَبرار ہے
مسکرا کر اِک نظر گر دیکھ لو　　میری شامِ غم ابھی گلزار ہے
میرے دل کو شاد فرما دیجئے　　رنج و غم کی قلب پر یلغار ہے
سیّدی احمد رضا کا واسِطہ　　تیرا منگتا طالبِ دیدار ہے
ہُوں گناہوں کے مَرَض سے نیم جاں　　دردِ عصیاں کی دوا درکار ہے
ہاتھ پھیلا کر مُرادیں مانگ لو　　سائلو ان کا سخی دربار ہے
اِنْ شاءَ اللّٰہ مغفرت ہوجائے گی　　اے وَلی ! تیری دعا درکار ہے
خوب خدمت سنّتوں کی میں کروں　　سیّدی تیری دعا درکار ہے
کاش نوری کے سگوں میں ہوشمار　　یہ تمنائے دلِ عطاؔر ہے

سامانِ بخشش
سامانِ بَخشِش
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

قلب کو اس کی رُویت کی ھے آرزو

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

قَلْب کو اُس کی رُویَت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبْحٰنَہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

عرش و فرش و زَمان و جِہَت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذَرّے ذَرّے کی آنکھوں میں تو ہی ضِیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو
تو مُنَزَّہ مکاں سے مُبَرَّہ ز سُو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کُو بکُو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عَفو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جُستجُو
جن و اِنس و مَلک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو
بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ھو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

نغمہ سَنجانِ گلشن میں چرچا ترا
چَہچہے ذِکرِ حق کے ہیں صبح و مَسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا
سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

طائرانِ جِناں میں تری گفتگو
گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گُلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ھو
اور سب کہتے ہیں لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

بُلبلِ خوش نَوا طُوطیٔ خوش گُلو
زَمزَمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغماتِ ھو
قُمرِیٔ خوش لِقا بولی حَقّ سِرُّہٗ
فاختہ خوش اَدا نے کہا دوست تو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

صبحِ دَم کرکے شبنم سے غُسل و وضو
شاہدانِ چمن بَستہ صف رُو برو
وِرد کرتے ہیں تسبیحِ سُبْحَانَہٗ
ھُوْ وَ لَا غَیْرُہٗ ھُوْ وَ لَا غَیْرُہٗ

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

ہر نِہالِ چمن ذِکر سے ہے نِہال
ذِکرِ حق ہی اسے کرتا ہے مَالا مَال
ذِکر سے چُوک کر ہوتا ہے وہ نِڈھال
ذِکر ہی تیرا ہے اس کی وَجہِ نمو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اِشتِغال
جو نہیں رکھتا منہ اور لِسانِ مَقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال
اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

جو ہے غافل ترے ذِکر سے ذُوالجلال
اس کی غفلت ہے اس پر وَبال و نَکال
قَعْرِ غَفْلت سے ہم کو خدایا نکال
ہم ہوں ذاکر ترے اور مَذکور تو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

ہے زبانِ جہاں حمدِ باری میں لال
دَم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بِامکان ہم رکھتے ہیں قِیل و قَال
اس کو مقبول فرمالے رحمت سے تو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

بھر دے اُلفت کی مے سے ہمارا سبو
دِل میں آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو
کیف میں وَجد کرتے پھریں کُو بکُو
وِرد گایا کریں پے بہ پے سُو بسو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

عفو فرما خطائیں مری اے عفو
شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دِل کر کہ ہر دَم رہے ذِکر ھو
عادتِ بَد بدل اور کر نیک خُو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

بَد ہُوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نِکو
رَختِ اَعمال ہے چاک فرما رَفو
تیری رحمت کی اُمید ہے اے عَفو
کہ ہے اِرشادِ قرآں لَا تَقْنَطُوْا

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تو

ہم ہوں اور حُور و غِلماں لب آبِ جو

اور جامِ طَہور اور مِینا سَبُو

دیکھیں اَعدا تو رہ جائیں پی کر لَہُو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب

فتنوں کی دُھول سے پاک ہووے عرب

ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب

تیری رحمت کے بادَل گِھریں چار سُو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو

تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو

دَفع فرما وہاں پر ہے بے باک جو

اور گرا بجلیاں قہر کی بَر عدو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

نور کی تیرے ہے اِک جھلک خوبُرو
دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سروَر ہے مَظہَر ترا ہُو بَہو
مَنْ رَّاٰنِیْ رَاَ الْحَقّ ہے حق مُو بَمُو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

خوابِ نوریؔ میں آئیں جو نورِ خدا
بُقعَۂ نور ہو اپنا ظُلمت کَدا
جگمگا اُٹھے دِل چہرہ ہو پُر ضیا
نُوریوں کی طرح شُغْل ہو ذِکرِ ھو

اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ[1]

---

[1]: تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے قلمی دیوان میں اسی ترتیب پر یہ حمدِ پاک تحریر ہے اور ہر جگہ ہر بند کے بعد میں اصل دیوان میں صرف اسمِ جلالت " اللّٰہ " تحریر ہے اَللّٰہُ کی ہا پر صرف اُلٹا پیش لگا ہوا ہے علیحدہ سے " ھُو " کا ہونا غلط ہے۔ محمد اَمانت رسول غُفِرَلَہٗ۔

لا موجود الا اللّٰہ لا مشہود الا اللّٰہ

لَا مَوجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ   لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ   لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

ہے موجودِ حقیقی وہ   ہے مشہودِ حقیقی وہ

ہے مقصودِ حقیقی وہ   معبودِ حقّ و حقیقی وہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

ھُوھُوھُوھُوھُوھُوھُو   اللّٰہ ھُو اللّٰہُ

تیرا جلوہ ہے ہر سو   تو ہی تو ہے تو ہی تو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

حَقّ ھُو حَقّ ھُو حَقّ ھُو حَقّ   رَبِّ نَاس و رَبِّ فَلَق

غیر نہیں تیرا مُطلَق   بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِی اَنْتَ الْحَق رنگِ باطل اس سے فق

قَلْبِ مُبطِل سن کر شق قَلْبِ مُسلِم کی رونق

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

رَبِّیْ حَسْبِیْ جَلَّ اللّٰہ مَا فِیْ قَلْبِیْ اِلَّا اللّٰہ

حَقّ حَقّ حَقّ اَللّٰہُ اَللّٰہ رَبّ رَبّ رَبّ سُبْحٰنَ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ لَیْسَ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن اَبْصِرْ اِسْمَعْ دیکھ اور سُن

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ کہتا ہے یہ ہر بن مو

سنتا ہوں میں از ہر سُو لَیْسَ سِوَاکَ یا مَنْ ھُو

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

بَن کو بنایا ہے اس نے　　بَن کو جمایا ہے اس نے

بُن کو اُگایا ہے اس نے　　باغ کِھلایا ہے اس نے

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

اللّٰہ اِلٰہ و ربّ و اَحَد　　فَرْد و وَاحِد وِتْر و صَمَد

جس کا والِد ہے نہ وَلَد　　ذات وصِفات میں بے حَد وعَد

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

ایک حقیقی ہے وہ اَحَد　　ایک نہیں وہ جو ہے عدد

پاک ہے وہ از صورت وحد　　کَیْفَ یُصَوَّرْ کَیْفَ یُحَدّ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

مُنْعِم و حَقّ و سَمِیع و بَصِیر　　باقِیْ بَارِیْ بَرّ و خَبِیْر

جَامِع مَانِع مَنَار و کَبِیر　　رَافِع نَافِع حَیّ و قَدِیْر

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

حَکَم وعَدَل وعَلِیّ وعَظِیم دَیَّان و رَحْمٰن و رَحِیم

قُدُّوس و حَنَّان وحَلِیم فَتَّاح و مَنَّان وکَرِیم

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

وَالی وَلی مُتَعَالِیْ حَکِیْم وَھَّاب ورَزَّاق و عَلِیْم

مَالِکِ یومِ دِیْن وجَحِیْم مَالِکِ مُلکِ خُلد ونَعِیْم

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے عَزِیز ومُجِیب شَکُوْر وہ ہے بَدِیْع وقَرِیْب صُبُوْر

وہ ہے مَتِیْن وحَسِیْب وغَفُوْر وہ ہے مُعِیْن ورَقِیْب ضرور

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُقَدِّم اورغَفَّار وہ ہے مُھَیْمِن اورجَبَّار

وہ ہے مُؤَخِّر اور قَھَّار وہ ہے بَاسِط اور سَتَّار

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرسُوْلِ اللّٰہ

نُوْر مُصَوِّر اور ظَاہر　　بَاطِن اَوَّل اور اٰخِر

وَاجِدُ مَاجِد اور قَادِر　　مُؤْمِن مُتَکَبِّر قَاھِر

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تَوَّاب و مُغْنِیْ ھَادِی　　مُقْسِط مُحْیِی مُمِیْت غَنِی

مُنْتَقِم و قَیُّوْم و قَوِیّ　　مُقْتَدِر و وَاسِع مُحْصِی

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مُبْدِی جَلِیْل وحَفِیْظ و مَجِیْد　　مُعْطِی وَکِیْل وسَلَام ومُعِیْد

وہ ہے لَطِیْف ووَدُوْد وَحِیْد　　اور شَھِیْد و حَمِیْد ورَشِیْد

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے جَوَادُ عَفُوٌّ عَطُوْف　　اَزَلی اَبَدی ہے مَعْرُوْف

یَصْرِفُ عَنَّا جَمِیْعَ صَرُوْف　　مَوْلَی الْکُلِّ وَ ھُوَ رَءُوْف

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُحیطِ اِنس و جاں　　وہ ہے مُحیطِ جسم و جاں
وہ ہے مُحیطِ کل ازماں　　وہ ہے مُحیطِ کَون و مَکاں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُقِیط و مُعِزّ و مُذِل　　وہ ہے حَفِیظ و نَصِیر اے دِل
باد و آتش و آب و گِل　　سب کا وہ ہی ہے فاعِل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مادّے اس نے پیدا کیے　　اس کے اَمرِ کُنْ سے بنے
دَور و تَسَلْسُل کے جھگڑے　　اَمرِ حق سے قَطْع ہوئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

قَابِض و بَاعِث خَالِق ہے　　خَافِض و وَارِث رازِق ہے
جو ہے اس کا عاشِق ہے　　غیرِ ناطِق ناطِق ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے　　کوئی نہ اس سے لاحق ہے

کون ثنا کے لائق ہے　　ناطق غیرِ ناطق ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سب ہیں حادِث وہ ہے قدیم　　کوئی نہیں ہے اس کا نَدِیم

پیدا اس نے کیے ہیں فَخِیْم　　اور اسی نے بنائے لَئِیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک　　بندہ اس کا ہر بد و نیک

کافر دل میں اس سے اٹیک　　اپنے دل کی ہے یہی ٹیک

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک　　وہی مَلِک ہے وہی مَلِیک

پاک مکاں سے اور نزدیک　　دیکھے سنے پُشت و باریک

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے مُنَزَّہ شرکت سے　　پاک سکون وحرکت سے

کام ہیں اس کے حکمت سے　　کرتا ہے سب قدرت سے

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک وجودِ حقیقی تھا　　غیر سراسر فانی ہوا

حَق بِیں نَظَر سے جب دیکھا　　بَرملا کہہ اُٹھے عُقَلا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

باقی وجودِ حقیقت تھا　　باقی یکسر منفی ہوا

کہہ اُٹھے یہ بعض عُرَفا　　مَـا فِیْ حُبِّیْ اِلَّا اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہر ہر ذَرّہ ہر قطرہ　　شاہِد ہے ہر ہر لمحہ

اس کی قدرت وصَنْعَت کا　　یکتائی و وَحدت کا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اللّٰہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے

کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ایک نہ ہوتا گر اللّٰہ کیسے رہتے اَرض و سما

ہوتا نہ اِک محتاج اِک کا کس لیے یہ اس سے ملتا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں

اس کے پِتا اور ماتا نہیں اس کے جَورو جاتا نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جَہل وظُلم وکذب و زِنا خواری میخواری سَرَقہ

اس سے ممکن جس نے کہا لَاریْب اس نے کُفر بَکا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

رُوح نہیں ہے وہ نہ جِسیم مَقسِم ہے وہ نہ قِسْم و قَسِیم
اس کے صفات و اَسما قدیم یہ ہے اپنا دِینِ قَوِیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک وہ ہے ذَمیم صِفات سے پاک
وہ سارے مُحالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے عَلاقہ کیا
عیب اس کا صالح نہ ہوا ہو مُتَعَلِّق قدرت کا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تَلَوُّن نا ممکن
واقع کہتا ہے مومِن اور پھر بنتا ہے مومن

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مَنْ اَصدَق مِنْہُ قِیْلَا　　　مَنْ اَصدَق مِنْہُ حَدِیْثا
کیسا کیسا رب نے کہا　　　منکر ایک نہیں سنتا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

صدقِ ربّ جب واجب ہے　　　کِذب محال اے خائب ہے
جمعِ دو ضِد کب جائز ہے　　　عقل کہاں تری غائب ہے

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اس کا کھائے او مُنکر　　　اور غُرَّائے او کافِر
کون ہے دیتا او غادِر　　　اس کے سوا ہاں او فاجِر

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ　　　کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا　　　جس نے بنایا اور پالا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

چار عناصر پیدا کیے جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سَمْع میں وہ ہے بَصَر میں وہ طَبْع میں وہ ہے فِکْر میں وہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

نور میں وہ ہے نَظَر میں وہ شمس میں وہ ہے قَمَر میں وہ
اَبْر میں وہ ہے گُہَر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پَروانہ میں ہے پَر میں وہ شمع میں وہ ہے شَرَر میں وہ
داء و دَوا و اَثَر میں وہ نفع میں وہ ہے ضَرر میں وہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تُخم میں وہ ہے شَجَر میں وہ　　شاخ میں وہ ہے ثَمَر میں وہ

ماہ میں وہ ہے بَدْر میں وہ　　بَحر میں وہ ہے بَر میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ　　ناز میں وہ انداز میں وہ

حسن بت طنّاز میں وہ　　عشق کے راز و نیاز میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

تو میں وہ ہے مَن میں وہ　　جان میں وہ ہے تَن میں وہ

آبادی میں ہے بَن میں وہ　　سِر میں وہ ہے عِلَن میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جُز میں وہ ہے کُل میں وہ　　رنگ و بُوئے گُل میں وہ

اَفغانِ بُلبُل میں وہ　　نَغماتِ قُلقُل میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

قُرب ولِقا ووَصل میں وہ بُعد وفِراق و فَصل میں وہ

فرض میں وہ ہے نفل میں وہ اَصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

فَتْح و ضَم و جَزْ میں وہ پیش و زیر و زَبر میں وہ

اِین و آن و دِگر میں وہ اس میں اس میں ہر میں وہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بُلبل طُوطی پروانہ ہر اِک اس کا دیوانہ

قُمری کس کا مستانہ کون چکور کا جانانہ

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

شمع وگل و سرو وصرأت ہیں مرأتِ لحاظِ ذات

ورنہ ہَیہات و ہَیہات پوچھتا کوئی ان کی بات

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

خود گِلِ کوزہ و کوزہ گر　　خود کوزہ و خود کوزہ بر

قولِ رُومی کر باوَر　　ایماں ہے اے کُورہ کر

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے وَرا

قدرت سے وہ ان میں ہُوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

نِت نئے جَلوے ہیں ہر آن　　کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْن

خود ہی دَرد و خود دَرماں　　خود ہی دَست و خود داماں

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہر دِل میں ہے اس کی لگن　　آنکھوں میں وہ نور افگن

کیا صحرا اور کیا گُلشن　　مہرِ وجود کی ایک کِرَن

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سَرْو و سُنْبُل اور سُمَن   شَمشاد و صَنوبر اور سَوسَن

نرگس نسریں سارا چمن   اس کی ثنا میں نغمہ زن

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

مولیٰ دل کا زَنگ چُھڑا   قلبِ نوری پائے جلا

دل کو کردے آئینہ   جس میں چمکے یہ کلمہ

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اپنے کرم سے ربِ کریم   ہم پہ کیا احسانِ عظیم

بھیجا ہم میں بَفَضْلِ عَمِیْم   بحرِ کَرَم کا دُرِّ یتیم

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اپنے مَظہَرِ اَوَّل کو   اپنے حبیبِ اَجْمَل کو

پہلے نَبیِ اَفضل کو   پچھلے مُرسَلِ اَکمل کو

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

وہ جنہیں اَنفس فرمایا | بہتر برتر اَعلیٰ کیا
وہ رُتبہ ان کو بخشا | کوئی نہیں جو پاسکتا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ایسی فضیلتیں ان کو دیں | جن کا مِثل اِمکاں میں نہیں
رُوحِ روانِ خلد بریں | نخلِ جہاں کے اَصل مَتیں

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

نائبِ حضرتِ حق مَتیں | شاہنشاہِ چَرخ و زَمیں
والیِ تختِ عرشِ بَریں | راحتِ جاں وقلبِ حزیں

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

موجِ اَوّل بحرِ قِدَم | موجِ آخر بحرِ کرم
سب سے اَعلیٰ اور اَعظم | سب سے اَولیٰ اور اَکرم

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جن کو بنایا اپنے لیے — سب کو بنایا جن کے لیے
کب اُنہیں دے کے اُن سے لیے — پر سب چھوڑے تیرے لیے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

نور سے اپنے پیدا کیا — نورِ حبیبِ ربِ عُلا
پھر اس نور کو حصے کیا — ان سے بنایا جو ہے بنا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ذات کا اپنی آئینہ — بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خلق کیا قبل از اشیا — اور نبوت کردی عطا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جب حق کو ہوا یہ منظور — عالَم پر فرمائے ظُہور
ہو خود معروف و مذکور — جلبابِ خفا کردے دور

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

قالبِ آدم خلق کیا رُوح دَر آئے حکم ہوا

رُوح دَر آئی جب دیکھا پُتلے میں ہے نور خدا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آدم و عالم پیدا ہوئے نور سے سارے ہویدا ہوئے

جو جو اس پر شیدا ہوئے رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

لوحِ جبینِ سیدنا آدم میں وہ نورِ خدا

جب طالع ہوا تو ان کا طالعِ قسمت بھی چمکا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

نورِ خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی

ندرت دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

حق نے علم اَسما دیا　　جو نہ ملائک کو بخشا
وہ مَلکہ فرمایا عطا　　ان پر ان کو غلبہ دیا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

آدم کو شرف ایسا ملا　　آدمی اَشرفِ خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا　　تاجِ کرامت سر پہ رکھا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

واسطہ یہ اس نور کا تھا　　حضرتِ اِنساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ　　پیشِ صَفِیُّ اللّٰه کیا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

پاک گروہِ مقدس کا　　ایک علامہ معلم تھا
قوم جن سے تھا پیدا　　تھا اسے غرہ عبادت کا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جب سجدہ کا حکم ہوا ۔۔۔ سب نے کیا اس نے نہ کیا

اور متکبر نے یہ بکا ۔۔۔ یہ مٹی میں انگارا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اس کو آب و گِل سوجھا ۔۔۔ منکر ہو کر شیطان بنا

جن کے سبب وہ حکم ہوا ۔۔۔ اس نے وہ نور نہیں دیکھا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

یاری جو نور نہیں کرتا ۔۔۔ دیکھتے کیسے فوقِ سما

نامِ حبیب و نامِ خدا ۔۔۔ ساقِ عرش پہ لکھا ہوا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جوش پہ آیا رحم کا دریا ۔۔۔ جب سیدنا آدم نے دیا

واسطہ اس نورِ خدا کا ۔۔۔ مقبول ہوئی یوں توبہ

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جب حضرت کا جی نہ لگا تنہائی سے گھبرا اٹھا
دل جمعی کے لیے حوا خلق کی بے مثل و ہمتا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

حوا سے جب آدم کا عہد مہر دُرود ہوا
آدم سے وہ نورِ خدا زوجہ کو تفویض ہوا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

پیشانیِ شیث میں آیا صلبوں رحموں میں ہوتا
پیشانیِ نوح میں آیا پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

حضرتِ نوح نَجِیُّ اللّٰہ آدمِ ثانی عالم کا
پار نہ گر یہ نور ہوتا ان کا سفینہ کب ترتا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

ابراہیم خلیل اللّٰہ آگ میں جن کو ڈالا گیا
ان کا حامی نور ہوا نار کا بقعہ باغ بنا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

طاہر صلبوں میں ہوتا پاک اَرحام میں رہتا ہوا
ہونا چاہا جلوہ نما بطن آمنہ میں آیا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آمنہ نے یہ فرمایا حمْل کی کُلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وَضْع ہوا میں سُبکی زیادہ مرحبا

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

مَاہِ اَوَّل میں آدم دوسرے میں اِدرِیس اَفخم
تیسرے میں نوحِ اَکرم چوتھے میں خلیلِ اَرحم

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

پانچویں میں اِسمٰعیل　　چھٹویں میں کلیمِ جلیل

ساتویں میں داوٗدِ جمیل　　ہشتم میں سلیمانِ جلیل

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

مَاہِ نہم حضرتِ عیسیٰ　　آئے مجھ کو مژدہ دیا

اس مولودِ مبارک کا　　اور رُوحُ اللّٰه نے بھی کہا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

سن لو جب یہ نورِ خدا　　پیدا ہو تو تم اس کا

نامِ پاک اَحمد رکھنا　　صَلّٰی عَلَیْهِ دَائِما

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اور کسی نے یہ بھی کہا　　خواب میں مجھ سے آمنہ

پیٹ میں تیرے اُمت کا　　سردار ہے اللّٰه اللّٰه

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار — اس سے پہلے کے اَذکار
خشک تھے سب برگ واَشجار — سوکھ گئے تھے اب اَثمار

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

بے ساز و برگی کے سوا — کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما تھا — جب کہ ہوا وہ نور خدا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

قوم مصائب کی تھی شکار — اور آفتوں سے تھی دو چار
اور ظلموں کی تھی بھرمار — ایک کو اِک کرتا ناچار

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جور و جفا تھا ان کا شعار — نیتیں رکھتے تھے وہ خوار

(ناتمام)

امانت رسول نوری غُفِرَلَهٗ

پڑھوں وہ مطلع نوری ثنائے مہرِ انور کا

پڑھوں وہ مَطلعِ نوری ثنائے مہرِ اَنور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مَطلع مہرِ محشر کا

سرِعرشِ عُلا پہنچا قدم جب میرے سروَر کا
زبانِ قُدسیاں پر شور تھا اَللّٰہُ اَکْبَر کا

بَنا عَرشِ بریں مَسنَد کَفِ پائے منور کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالَم صدقہ پاتے ہیں مرے سرکار کے دَر کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دَربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اَچھے مقدر کا

ہے خشک و تَر پہ قبضہ جس کا وہ شاہِ جہاں یہ ہے
یہی ہے بادشاہ بَر کا یہی سلطاں سَمُندر کا

مٹے ظُلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالَم میں
نقابِ رُوئے اَنور اے مرے خورشید اب سَرکا

ضِیا بخشی تری سرکار کی عالَم پہ روشن ہے
مَہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے دَر کا

نگاہِ مہر سے اپنی بنایا مہر ذَرّوں کو
الٰہی نور دِن دُونا ہو مہرِ ذَرَّہ پرور کا

طَبَق پر آسماں کے لکھتا میں نعتِ شَہِ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

مُقابل ان کے ذَرّہ کے ذرا سا مُنہ نکل آیا
بہت شُہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشیدِ محشر کا

جمالِ حق نما دیکھیں عِیاں نورِ خدا پائیں
کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے دَر کا

نہ سایہ رُوح کا ہرگز نہ سایہ نور کا ہرگز
تو سایہ کیسا اس جانِ جہاں کے جسمِ اَنور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں
کہاں ہے آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا

مُحالِ عقل ہے ترا مُماثِل اے مرے سروَر
توہُّم کر نہیں سکتا ہے عاقِل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا
تَعَالَی اللّٰہ رُتبہ میرے حامی میرے یاوَر کا

دَبا جاتا پِچا جاتا ہوں میں آقا دُہائی ہے
یہ بھاری بوجھ عِصیاں کا مرے سر کا ذرا سَرکا

بجھے گی شربتِ دِیدار ہی سے تِشنگی اپنی
تمہاری دِید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زباں پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا
شہیدِ کربلا کا صدقہ دو اِک جام کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی
تمہیں حق نے عطا فرما دیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تابِ دَندانِ مُنوّر دیکھ لوں نوری
مرا بحرِ سخن سر چشمہ ہو خوش آب گوہر کا

وَصْف کیا لکھے کوئی اس مَہْبِطِ اَنوار کا
مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رُخسار کا

عرشِ اَعظم پر پھریرا ہے شہِ اَبرار کا
بجتا ہے کونین میں ڈَنکا مرے سرکار کا

دوجہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دَربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دَربار کا
فیض پر ہر دَم ہے دَریا اَحمدِ مُختار کا

روضۂ والائے طیبہ مخزنِ اَنوار ہے
کیا کہوں عالَم میں تجھ سے جلوہ گاہِ یار کا

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی
دونوں عالَم پر ہے قبضہ اَحمدِ مختار کا

کیا کرے سونے کا کُشتہ کُشتہ تیرِ عشق کا
دِید کا پیاسا کرے کیا شربتِ دِینار کا

فَق ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے مُنہ کے سامنے
جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دُنیا پر اگر تم چاہتے
سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ کُہسار کا

میں تیری رحمت کے قرباں اے مرے اَمن واَماں
کوئی بھی پُرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا

ہیں مَعاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں
رحمتِ عالَم کی اُمت بندہ ہوں غفّار کا

تو ہے رحمت بابِ رحمت تیرا دَروازہ ہوا
سایۂ فضلِ خدا سایہ تیری دِیوار کا

کعبہ و اَقصٰی و عرش و خلد ہیں نوری مگر
ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہِ یار کا

کن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو

کُن کا حاکِم کردیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا

کاٹ کر یہ خود سَر میں گُھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار کا

اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دَھار یہ
المدد اے ناخدا ہے قِصّہ اپنے پار کا

رَبِّ سَلِّم کی دُعا سے پار بیڑا کیجئے
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار کا

تو ہے وہ شیریں دَہن کھاری کُنویں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہوگیا آبِ دَہن اِک بار کا

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک مُنہ پر حرف آیا ہی نہیں اِنکار کا

دِل میں گھر کرتا ہے اَعدا کے ترا شیریں سُخَن
ہے میرے شیریں سخن شُہرہ تری گُفتار کا

ظُلمتِ مرقد کا اَندیشہ ہو کیوں نوریؔ مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمالِ یار کا

اَولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: ”جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“

(کنز العمال، ۱۵/۱۱۱، الحدیث ۴۰۸۱۵، دار الکتب العلمیة بیروت)

چارہ گر ھے دِل تو گھائل عشق کی تلوار کا

چارہ گر ہے دِل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھاہا مَرہمِ زَنگار کا

رُوکشِ خُلدِ بریں ہے دیکھ کوچہ یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حُسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کے لیے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے رُوئے یار کا

حُسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دِل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ رُوئے یار کا

اِک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں
پھر بھی عالَم دِل سے طالِب ہے ترے دِیدار کا

تیرے باغِ حُسن کی رونق کا کیا عالَم کہوں
آفتاب اِک زَرد پتا ہے ترے گلزار کا

کب چمکتا یہ ہلالِ آسماں ہر ماہ یوں
جو نہ ہوتا اس پہ پَرتَو اَبروئے سرکار کا

جاگ اُٹھی سوئی قسمت اور چمک اُٹھا نصیب
جب تصوّر میں سمایا رُوئے انور یار کا

حسرتِ دِیدار دِل میں اور آنکھیں بہہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایا دِیدۂ خوں بار کا

بھیک اپنے مرہمِ دِیدار کی کردو عطا
چاہیے کچھ مُنہ بھی کرنا زخمِ دامن دار کا

کام نِشتر کا کیا ناصح نصیحت نے تری
چیر ڈالا اور دامن زخمِ دامن دار کا

یوں ہی کچھ اچھا مَداوا اس کا ہوگا بخیہ گر
چاک کر ڈالوں گریباں زخمِ دامن دار کا

اَز سرِ بالینِ من بر خیز اے ناداں طبیب
ہوچکا تجھ سے مَداوا عشق کے بیمار کا

فتنے جو اُٹھے مٹا ڈالے رَوِش نے آپ کی
کیوں نہ ہو دشمن بھی قائل خوبیٔ رَفتار کا

چوکڑی بھولا بُراقِ بادپا یہ دیکھ کر
ہے قدم دَوشِ صبا پر اس سُبک رفتار کا

کوئی دَم کی دیر ہے آتے ہیں دَم کی دیر ہے
اب چمکتا ہے مقدر طالبِ دِیدار کا

جب گرا میں بے خودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو میں نے کیا اَچھے بھلے ہُشیار کا

آبلہ پا چل رہا ہے بے خودی میں سر کے بل
کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہُشیار کا

آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہوگئے
منہ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا

آبلے کم مائیگی پر اپنی روئیں رات دن
سوکھ کر کانٹا ہُوا دیکھیں بدن ہر خار کا

وا اسی برتے پہ تھا یہ تَتّا پانی واہ واہ
پیاس کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا

پاؤں میں چُبھتے تھے پہلے اَب تو دِل میں چبھتے ہیں
یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چُبھنا خار کا

پاؤں کیا میں دِل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار
مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوکِ خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ
ہر قدم ہے دِل میں کھٹکا اس رَہِ پُر خار کا

خارِ گل سے دَہر میں کوئی چمن خالی نہیں
یہ مَدینہ ہے کہ ہے گلشن گلِ بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن
گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اِک بَن خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو عندلیبِ زار کو
گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفانِ نُوح
لو اُبلتا ہے سمندر اپنی چشمِ زار کا

دَھجیاں ہو جائے دامن فردِ عصیاں کا مری
ہاتھ آ جائے جو گوشہ دامن دلدار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربتِ دیدار کا

آئینہ خانہ میں اُن کے تجھ سے صدہا مہر ہیں
مہر کس مُنہ سے کیا ہے حوصلہ دِیدار کا

جلوہ گاہِ خاص کا عالَم بتائے کوئی کیا
مہرِ عالَم تاب ہے ذَرّہ حَرِیمِ یار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق روشن کیے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا

زَرد رُو کیوں ہوگیا خورشیدِ تاباں سچ بتا
دیکھ پایا جلوہ کیا اس مَطْلَعِ اَنوار کا

ہَفْت کِشْوَر ہی نہیں چودہ طبق زیرِ نگیں
عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا

یہ مہ و خُور یہ ستارے چَرخ کے فانوس ہیں
شمعِ روشن میں ہے جلوہ ترے رُخسار کا

مَرقدِ نورؔی پہ روشن ہے یہ لعلِ شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

مقبول دُعا کرنا منظور ثنا کرنا

مقبول دُعا کرنا منظور ثنا کرنا
مِدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دِل ذِکرِ شریف اُن کا ہر صبح و مَسا کرنا
دن رات جَپا کرنا ہر آن رَٹا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا
دَردِ دِلِ مُضطَر کی سرکار دَوا کرنا

سَنسار بھکاری ہے جگ داتا دَیا کرنا
ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا
خود بھیک لیے تم کو منگتا کو نِدا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لُٹا کرنا
منگتا کی دَوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا
اور تم تو کرم ہم پر اے جانِ وَفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا
اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا

ہم اپنی خطاؤں پر نادِم بھی نہیں ہوتے
اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا

ہم آپ ہی اپنے پَر کرتے ہیں سِتَم حد بھر
اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سِوا کرنا

ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا
ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لُٹا کرنا

محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی
وہ فیض انہیں دینا وہ جُود و سَخا کرنا

ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اَعدا
آتا ہی نہیں گویا سرکار کو "لَا" کرنا

محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی
دیکھا نہ سنا اُن کا اِنکار و اَبیٰ کرنا

مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی
دُنیا کے سلاطیں کو کب آیا عطا کرنا

دُکھ دَرد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں اُن کے
فریاد سنا کرنا اور داد دِیا کرنا

وَاللّٰہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے
بے کار نہ جائے گا فریاد و بُکا کرنا

اَعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا
دُشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے بھرن تیری
اے اَبرِ کرم اِتنا تو بہرِ خدا کرنا

جو سوختہ ہیزَم کو چاہو تو ہَرا کردو
مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہَرا کرنا

طیبہ میں بُلا لینا اور اپنا بنا لینا
قیدی غمِ فُرقَت کے سرکار رِہا کرنا

ہم عرض کیے جائیں سرکار سُنے جائیں
کیا دُور کرم سے ہے دِن ایسا شہا کرنا

سنگِ دَرِ سروَر پر رکھا ہوا ہو یہ سر
اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کِھل جائیں چمن دِل کے اور حُزن مٹیں دِل کے
طیبہ سے صبا آ کے اِمداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دِل کو شِفا دینا
آئینہ بنا دینا ایسی تو جِلا کرنا

سَروَر ہے وہی سَروَر اے سَروَرِ ہر سَروَر
ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فِدا کرنا

شُہرہ لبِ عیسٰی کا جس بات میں ہے مولا
تم جانِ مَسِیحا ہو ٹھوکر سے اَدا کرنا

تو جانِ مَسِیحا سے حالت مری جا کہنا
اتنا تو کرم مجھ پَر اے بادِ صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ
آنکھوں میں بسا کرنا تم دِل میں رَہا کرنا

اُف کیسی قِیامت ہے یہ روزِ قِیامت بھی
سورج ہے وہیں قائم بُھولا ہے ڈَھلا کرنا

لِلّٰہ ہمیں مولیٰ دامن کے تَلے لے لو
ہم کیسی بَلا میں ہیں ہاں رَدِّ بَلا کرنا

یہ ظلِ کرامت ہے ہم سایۂ رحمت ہے
یہ سایۂ رأفت ہے دامن ذرا وا کرنا

اے ظلِ خدا سایہ ہے آج کہاں پایا
ہم سائے کو آئے ہیں تم سایہ ذرا کرنا

لب تِشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رُویت کا
رُویَت جو نہ ہو تیری تو جَام کا کیا کرنا

ہُوں تِشنہ مگر ساقی دِیدار کے شربت کا
اِک جام مجھے پیارے لِلّٰہ عطا کرنا

تِشنہ میں نہیں اس کا تِشنہ ہوں میں رُویَت کا
ساقی مجھے کوثر کے ساغَر کو ہے کیا کرنا

ہے پیاس سے حال اَبتر نکلی ہے زباں باہر
اِک جام مجھے سَروَر کوثر کا عطا کرنا

جو دل سے تجھے چاہیں جو عیب ترے ڈَھانپیں
اے نفس تجھے ان سے کمبخت دَغا کرنا

وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں اُن سے
اَعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دُعا کرنا

دُنیا بنے یا بگڑے دُنیا رہے یا جائے
تو دِین بنا پیارے دُنیا کا ہے کیا کرنا

کھایا پیا اور پہنا اَچھوں سے رَہا اَچھا
کچھ دِین کا بھی کرلے دنیا کا ہے کیا کرنا

قسمت میں غمِ دُنیا جنت کا قَبالہ ہو
تقدیر میں لکّھا ہو جنت کا مزا کرنا

دنیا میں جو روتے ہیں عُقبٰی میں وہ ہنستے ہیں
دنیا میں جو ہنستے ہیں ہے اُن کو کُڑھا کرنا

موسیٰ ہوئے غَش جس سے اور طُور جَلا جس سے
وہ جلوہ مرے دِل پر اے نورِ خدا کرنا

برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی
اللّٰہ مجھے ان کی خاکِ کفِ پا کرنا

کیوں نقشِ کفِ پا کو دِل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینۂ دِل کی نوریؔ کو جلا کرنا

کون ایسا ھے جسے خیر ورٰی نے نہ دیا

کون ایسا ہے جسے خیرِ ورٰی نے نہ دیا
کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے دِین کا مُنکِر ہے نِرا ناشکرا
کوئی کافِر ہی کہے گا کہ خدا نے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللّٰہ نے اس کو بخشا
جس کو تم نے نہ دیا اس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے رَب نے دِیا آپ کو فَضْلِ کُلّی
وہ دِیا تم کو جو اَوروں کو خدا نے نہ دیا

وہ فضائل تمہیں بخشے ہیں خدا نے جن کا
آپ کے غیر میں اِمکان بھی آنے نہ دیا

مِثْل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی
وہم نے بھی تو ترا مِثْل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے
جب وُجود اس کو شہِ اَرض و سما نے نہ دیا

آدَم و نُوح بَراھیم کلیم و عیسیٰ
ان کو سب کو مِلا کیا رَبِّ عُلا نے نہ دیا

باوجود اس کے تمہیں جو ملا ان کو نہ ملا
آپ کا رُتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا

سب مَطالِب مرے برآئے کرم سے اُن کے
کوئی مطلب بھی مرے دِل کا بَرَا نے نہ دیا

کیسی پُرنور ہے جنت کی فَضا اے نوریؔ
پھر بھی طیبہ کا مزا اس کی فَضا نے نہ دیا

دُنیا کی مَحبت

دنیا کی مَحبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور کنارہ کَشی ہر خیر و برکت کی بنیاد ہے۔(مکاشفۃ القلوب مترجم،ص ۸٥، مکتبۃ المدینہ)

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا

بختِ خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دِل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بدل جاتا مگر ضُعف نے جانے نہ دیا

اِتنا کمزور کیا ضُعفِ قُوٰی نے مجھ کو
پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اُٹھانے نہ دیا

سرتو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

حالِ دِل کھول کے دِل آہ اَدا کر نہ سکا
اتنا موقع ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا

ہائے اس دل کی لگی کو میں بُجھاؤں کیونکر
فرطِ غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رُفَقا نے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اِذْن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

حسرتِ سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن
سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا

کوچۂ دِل کو بسا جاتی مہک سے تیری
کام اتنا بھی مجھے بادِ صبا نے نہ دیا

کبھی بیمارِ مَحبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز اَفزوں ہے مَرَض کام دوا نے نہ دیا

شربتِ دِید نے اَور آگ لگادی دل میں
تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بُجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دِل نے گُمانے نہ دیا

دیس سے ان کے جو اُلفت ہے تو دل نے میرے
اس لئے دیس کا جنگلہ بھی تو گانے نہ دیا

دیس کی دُھن ہے وہی راگ اَلاپا اس نے
نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چُھپانے نہ دیا

نفسِ بدکیش ہے کس بات کا دِل پہ شاکی
کیا بُرا دِل نے کیا ظُلْم کمانے نہ دیا

میرے اَعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اَعمالِ سِیہَ نے کیا جینا دُوبھر
زہر کھاتا ترے اِرشاد نے کھانے نہ دیا

اَور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوریؔ
رنگ اپنا ابھی جمنے شُعَرا نے نہ دیا

قفس جسم سے چھٹتے ھی یہ پرّاں ہوگا

قَفَسِ جسم سے چُھٹتے ہی یہ پرّاں ہوگا
مرغِ جاں گُنبدِ خضرا پہ غزل خواں ہوگا

روز و شب مَرقدِ اَقدس کا جو نگراں ہوگا
اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہوگا

اُس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا
عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہوگا

اس کی فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں
کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمنِ طیبہ میں تو دل کی کَلی کِھلتی ہے
کیا مَدینے سے سوا روضہَ رِضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جانِ جناں
آپ صحرا میں اگر آئیں گُلستاں ہوگا

آپ آجائیں جو چمن سے تو چمن جانِ چمن
خاصہ اِک خاک بَسَر دشتِ مُغیلاں ہوگا

جانِ ایماں ہے محبت تری جانِ جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

دَردِ فرقت کا مَداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے دَرد کا دَرماں ہوگا

جس نے تبرید بتائی خَفقاں ہوگا اُسے
کیا ٹھنڈائی سے علاجِ تپِ ہجراں ہوگا

کَہرُبائی نہ ہو کیوں رنگ مرے چہرے کا
جتنا اِیقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نورِ ایماں کی جو مَشعَل رہے روشن پھر تو
روز و شب مَرقدِ نوری میں چراغاں ہوگا

اِک غزل اَور چمکتی سی سُنادے نوری
دل جِلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

آہ پورا مرے دِل کا کبھی اَرماں ہوگا

آہ پورا مرے دِل کا کبھی اَرماں ہوگا
کبھی دِل جلوہ گہِ سروَرِ خوباں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہوگا
لَمعۂ نور مرے رُخ سے نمایاں ہوگا

جلوۂ مُصْحَفِ رُخ دِل میں جو پنہاں ہوگا
پارے پارے میں مرے قَلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہرِ محشر
ان کے ذَرّہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرم نَظَر سے خاوَر
شوخیٔ چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حُسن وہ پایا ہے خورشیدِ رسالت تو نے
تیرے دِیدار کا طالب مَہِ کَنعاں ہوگا

جلوۂ حُسنِ جہاں تاب کا کیا حال کہوں
آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روزِ جزا وہ بھی مجھے
اُن کی رحمت کے سوا کوئی بھی پُرساں ہوگا

چاکِ تقدیر کو کیا سوزنِ تدبیر سئے
لاکھ وہ بَخیہ کرے چاک گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عِصمت کا مگر بے موقع
عیب جوئی نہ کرے گا جو سُخَن داں ہوگا

دلِ دشمن کے لیے تیغِ دو پیکر ہے سُخَن
چشمِ حاسد کو مرا شعر نمک داں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لَہو میں اپنی نوریؔ
کب مَدینے کی طرف کُوچ کا ساماں ہوگا

میرا گھر غیرتِ خورشید دَرخشاں ہوگا

میرا گھر غیرتِ خورشید دَرخشاں ہوگا
خیر سے جانِ قمر جب کبھی مہماں ہوگا

جو تبسم سے عِیاں اِک دُرِ دَنداں ہوگا
ذَرَّہ ذَرَّہ مرے گھر کا مَہِ تاباں ہوگا

کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے
دامنِ حامیِ خود ماحیِ عِصیاں ہوگا

پَلّہ عصیاں کا گِراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے
میرے پَلّے پہ تو وہ رحمتِ رَحماں ہوگا

مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چُھڑا لائیں گے
اَہلِ محشر میں جو دیکھے گا وہ حیراں ہوگا

کوئی مُنہ میرا تکے گا کہ یہ وہ عاصی ہے
جس کو ہم جانتے تھے داخلِ میزاں ہوگا

کوئی اس رحمتِ عالم پہ تصدق ہوگا
کوئی یہ شانِ کرم دیکھ کے قرباں ہوگا

ماجرا دیکھ کے ہوگا یہ کسی کو سکتہ
اِک تعجب سے وہ اَنگشت بَدَنداں ہوگا

ان کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے
خود خدا ہوگا جدھر سرورِ ذیشاں ہوگا

دَم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے
کچھ بھی دشوار نہ ہوگا جو یہ آساں ہوگا

زخم پر زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو
خونِ مسلم ابھی کیا اس سے بھی اَرزاں ہوگا

بھیڑیوں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی رَاعی
بھولی بھیڑوں کا شہا کون نگہباں ہوگا

ظُلْم پر ظُلْم سہے اور سزائیں بھگتے
اور اُف کی تو تہ خنجرِ بُرّاں ہوگا

یہی اَندھیر اگر اور بھی کچھ روز رہا
تو مسلماں کا نشاں بھی نہ نمایاں ہوگا

صبحِ روشن کی سِیَہ بختی سے اب شام ہوئی
کب قمر نور دِہِ شامِ غریباں ہوگا

تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطانِ زماں
تیرا بندہ کوئی تو چاہے تو سلطاں ہوگا

ظُلمتِ قبر کا کیا خوف مجھے اے نوری
جب مرے قلب میں اِیمان کا لَمعاں ہوگا

ماہِ تاباں تو ھوا مہر عجم ماہِ عرب

ماہِ تاباں تو ہوا مہرِ عَجَم ماہِ عرب
ہیں ستارے اَنبیا مہرِ عَجَم ماہِ عرب

ہیں صفاتِ حق کے نوری آئینے سارے نبی
ذاتِ حق کا آئینہ مہرِ عجم ماہِ عرب

کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے
ہو نبی کیسے نیا مہرِ عجم ماہِ عرب

آپ ہی کے نور سے تابِندہ ہیں شمس و قمر
دل چمک جائے مرا مہرِ عجم ماہِ عرب

قبر کا ہر ذرّہ اِک خورشیدِ تاباں ہو ابھی
رُخ سے پردہ دو ہٹا مہرِ عجم ماہِ عرب

کوچۂ پُرنور کا ہر ذرّہ رَشکِ مہر ہے
واہ کیا کہنا ترا مہرِ عجم ماہِ عرب

رُوسِیَہ ہوں منہ اُجالا کر مرا جانِ قمر

صبح کر یا چاندنا مہرِ عجم ماہِ عرب

نَیِّرِ چرخِ رِسالت جس گھڑی طالع ہوا

اَوج پر تھا غلغلہ مہرِ عجم ماہِ عرب

آپ نے جب مشرقِ اَنوار سے فرمایا طلوع

دامنِ شب پھٹ گیا مہرِ عجم ماہِ عرب

ظلمتِ شب مٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے

رات تھی پَر دِن ہوا مہرِ عجم ماہِ عرب

تم نے مغرب سے نکل کر اِک قِیامت کی بپا

کافِروں پر سروَرا مہرِ عجم ماہِ عرب

آفتابِ ہاشمی تو غَرْب سے طالع ہو پھر

کر سویرا نور کا مہرِ عجم ماہِ عرب

حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے ہو تمہیں

نورِ چشمِ اَنبیا مہرِ عجم ماہِ عرب

زُلفِ والا کی صِفَت وَاللَّیل ہے قرآن میں
اور رُخ کی وَالضُّحٰی مہرِ عجم ماہِ عرب

ظُلمتیں سب مٹ گئیں ناری سے نوری ہوگیا
جس کے دل میں بس گیا مہرِ عجم ماہِ عرب

ظُلمتوں پر ظُلمتیں ہیں میرے مولیٰ قبْر میں
اب تو اپنا مُنہ دکھا مہرِ عجم ماہِ عرب

مہر فرما مہر سے عصیاں کی ظُلمت مَحو کر
جلوہ فرما ہو ذرا مہرِ عجم ماہِ عرب

نور سے مَعمور ہو جائے مرا سینہ اگر
دل پہ رکھ دے اپنا پا مہرِ عجم ماہِ عرب

اِک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کیے
مرحبا صد مرحبا مہرِ عجم ماہِ عرب

نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نوری ملے
قَلْب نورؔی جگمگا مہرِ عجم ماہِ عرب

ھے تم سے عالم پرضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہے تم سے عالَم پُرضیا ماہِ عجم مہرِ عرب
دے دو میرے دل کو جِلا ماہِ عجم مہرِ عرب

دونوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی
دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہِ عجم مہرِ عرب

کب ہوتے یہ شام وسَحَر کب ہوتے یہ شمس وقمر
جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہِ عجم مہرِ عرب

شام وسحر کے قلب میں شمس وقمر کی آنکھ میں
جلوہ ہے جلوہ آپ کا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہے رُوسِیہَ مجھ کو کیا آقا مرے اَعمال نے
کردو اُجالا منھ مرا ماہِ عجم مہرِ عرب

خورشیدِ تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے
ہے نور سے کاسہ بھرا ماہِ عجم مہرِ عرب

خورشید کے سر آپ کے دَر کی گدائی سے رہا
سہرا شہا اَنوار کا ماہِ عجم مہرِ عرب

کاسہ لیسی سے ترے دَربار کی مہتاب بھی
کیسا مُنوَّر ہوگیا ماہِ عجم مہرِ عرب

ہیں یہ زمین و آسماں منگتا اسی سرکار کے
ہے ان کی آنکھوں کی ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

یوں بھیک لیتا ہے دو وَقتہ آسماں اَنوار کی
صبح و مسا ہے جَبْہ سا ماہِ عجم مہرِ عرب

اس جَبْہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
انعام میں ٹیکا دیا ماہِ عجم مہرِ عرب

اور صبح کو سرکار سے اس کو مِلا نوری صِلہ
عمدہ سا جھومر پُرضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
ہے سب میں جلوہ آپ کا ماہِ عجم مہرِ عرب

اِک ظلمتِ عصیاں شہا اس پر اَندھیرا قبر کا
کردے ضیا بدرالدجےٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

بَرتو شَوَد اَز نورِ رب بارانِ نوری روز و شب
ہو تا اَبد یہ سلسلہ ماہِ عجم مہرِ عرب

ہو مرشدوں پر نورِ جاں بارِش تمہارے نور کی
اور ان سے پائے یہ گدا ماہِ عجم مہرِ عرب

بے شک ہے عاصی کے لیے ناری صِلہ لیکن شہا
نوریؔ کو دو نوری جزا ماہِ عجم مہرِ عرب

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت
یاد بھی اب تو نہیں رَنج و اَلم کی صورت

خواب میں دیکھوں اگر دافعِ غم کی صورت
پھر نہ واقع ہو کبھی رَنج و اَلم کی صورت

آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے
راہِ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت

تم اگر چاہو تو اِک چینِ جَبیں سے اپنی
کردو اَعدا کو قلم شاخِ قلم کی صورت

نامِ والا ترا اے کاش مثالِ مجنوں
ریگ پر اُنگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت

تیرا دِیدار کرے رحم مجسم تیرا
دیکھنی ہو جسے رحماں کے کرم کی صورت

آپ ہیں شانِ کرم کانِ کرم جانِ کرم
آپ ہیں فضل اَتم لطفِ اَعم کی صورت

اِک اِشارہ ترے اَبرو کا شہِ ہردوسَرا
کاٹ دے دشمنوں کو تیغِ دودَم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے
کس نے دیکھی ہے بھلا اَہلِ عَدم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لیے دل پتھر کا
سنگ نے دل میں رکھی اُن کے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو
دَرد و غم، رَنج و اَلم، ظُلْم و سِتَم کی صورت

اے سحابِ کرم اِک بوند کرم کی پڑجائے
صفحۂ دِل سے مرے مَحو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہیں مرے کِشتِ اَمل باغِ عمل
یاد آتی ہے مجھے اَبرِ کرم کی صورت

صفحۂ دِل پہ مرے نامِ نبی کَندہ ہو
نقش ہو دِل پہ مرے اُن کے عَلَم کی صورت

تیری تصویر کھنچے رُوحِ مُنَوَّر کیوں کر
کیسے کھینچے کوئی مِصباحِ ظُلَم کی صورت

آئیں جو خواب میں وہ ہو شبِ غم عید کا دن
جائیں تو عید کا دن ہو شبِ غم کی صورت

جائیں گلشن سے تو لُٹ جائے بہارِ گلشن
دَشت میں آئیں تو ہو دَشت اِرَم کی صورت

بھَیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے جو تم چاہو
تم جو چاہو تو بنے شیر غَنَم کی صورت

کوہ ہوجائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سنگریزے بنیں دِینار و دِرَم کی صورت

صورتِ پاک وہ بے مِثل ہے پائی تم نے
جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت

دَم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نوری
ان کے کوچہ میں رہوں نقشِ قدم کی صورت

منقبت

حضور پُرنور سیدنا عَلاؤ الملّت وَالدّین علی احمد صابِر کَلیَری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ

کیسے کاٹوں رَتیاں صابر
تارے گِنت ہُوں سَیّاں صابر

مورے کَرَجْوا ہوک اُٹھت ہے
مو کو لگالے چھتیاں صابِر

توری صورتیا پیاری پیاری
اچھی اچھی بَتیاں صابِر

چیری کو اپنے چَرنوں لگالے
میں پروں تورے پَیّاں صابِر

ڈولے نَیّا موری بَھنْور میں
بَلْما پکڑے بَیّاں صابِر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں
تم ہو اُونچے اَٹریاں صابِر

تورے دُوارے سِیس نَواؤں
تیری لے لوں بَلَیّاں صابر

سپنے ہی میں دَرشن دِکھلا دو
مو کو مورے گُسیّاں صابر

تن من دَھن سب تو پہ وارے
نُوری مورے سَیّاں صابِر

جنت میں لے جانے والا درخت

فرمانِ نبوی: سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں زمین پر جھکی ہوئی ہیں جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا وہ اسے جنت میں لے جائے گی۔(شعب الایمان، ۷/۴۳۴، الحدیث ۱۰۸۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام

سب سے اَعلیٰ عزت والے غَلَبہ و قہر و طاقت والے

حُرمَت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

ظاہِر باہِر سیَادَت والے غالِب قاہِر رِیاست والے

قوت والے شہادَت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

نورِ علم و حکمت والے نافذ جاری حکومت والے

رب کی اَعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا چاہا رب کا چاہا رب کا چاہا آپ کا چاہا

رب سے ایسی چاہت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم ہو شہِ اورنگِ خلافت — تم ہو والیِ مُلکِ جلالت
تم ہو تاجِ رِفعت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دُلارے — ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامانِ رحمت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دھو دیں گُنہ کے دَھبے کالے — اَبرِ کرم کے برسیں جھالے
گیسوؤں والے رحمت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے — جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دُوہائی رحمت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے — ہائے بھنْوَر سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

راجا پرجا آپ کے دوارے　　سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

کھیوَن ہارے کھیوَن ہارے　　بَیّاں پکڑے مورے پیارے
قوت والے ہمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

اپنے پرائے آپ کے در سے　　نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے
اللہ اللہ سخاوت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر رب نے بلایا　　اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا　　مُلکِ خدا ہے مُلک تمہارا
رب کی اعلیٰ خلافت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دے دیئے تم کو اپنے خزانے رَبِّ عزت رَبِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ایسی دولت پائی پھر بھی مِسکینی ہی تم نے چاہی
مِسکینوں پر رحمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ سے دولت پائے دنیا آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ
ایسی بخشش و دولت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

نعمتیں تم اَوروں کو کھلاؤ خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ
نانِ جَویں پہ قناعت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دولت دو عالم کو بانٹو پیٹ پر اپنے پتھر باندھو
اللہ اللہ سخاوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

غیروں کو اپنوں سے زیادہ بانٹی تم نے دولتِ دنیا
مَاشَاءَ اللّٰہ ہمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ہم ہیں جتنے خاطی مُخطی آپ ہیں اس سے زائد مُعطی
عفو و صفح و عنایت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اس کا جلوہ
اچھی اچھی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

کتنے پردے ہیں چہرے پر چہرہ پھر بھی مانندِ قمر
اے نورانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

صورتِ اَقدس سے حق ظاہر کلمہ پڑھتے دیکھ کے کافر
اے حَقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بُوجہلِ لَعیں کَلِمہ پڑھتا دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا
پردوں والی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

خُلق تمہارا خُلقِ الٰہی فیض تمہارا نامُتناہی
اے پاکیزہ سیرت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ایسی مقدس خوابِ راحت آپ تو سوئیں جاگے قسمت
اے رَبَّانی دعوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

مَازَاغَ بَصَرُکَ یَامَوْلٰی مَاکَذَبَ قَلْبُکَ حِیْنَ رَاٰی
ایسی چشمِ بصیرت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

قولِ حق ہے قول تمہارا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
صِدق وحق و اَمانت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

فعل تمہارا فعلِ خدا ہے اس کا گواہ اَللّٰہُ رَمٰی ہے
حق سے ایسی نسبت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا ید یدِ ربِّ واحِد فَوْقَ اَیْدِیْهِم ہے شاہد
اے رَبّانی بیعت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دینِ حق کے ہادی رہبر تم ہو حق کے نائبِ اَکبر
ناسِخِ اَدْیاں شریعت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

حِلّت وحُرمت آپ کے مُنہ سے ایسے ہی ہے جیسے حق کے
حلت والے حرمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا سایہ کیسے ہوتا آپ ہیں نورِ حق کا سایا
ظِلِّ رحمت طَلعَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا دم ہے فرش کی نُزہت　　اور قدم ہے عرش کی زِینت
حُسن و جَمال و لَطافت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم ہو نورِ چَشمِ خُلّت　　تم ہو سُرورِ قَلبِ صَفوَت
تم ہو وَجد کی فرحت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

اے شاہدِ حق شاہدِ اُمت　　کافِر پر تم رب کی حُجت
تم مومن کی نُصرت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

سنت رب عزت تم ہو　　زیب و زین جنت تم ہو
اَمن و امانِ اُمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ　　نوریؔ کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

اَعلٰی سے اَعلٰی رِفعت والے

اعلٰی سے اعلٰی رِفعت والے　　بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

سب سے زائد حرمت والے　　سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

جاہ و جلال وَجاہت والے　　قُوَّت وسَطْوَت صَولَت والے
شان وشوکت حشمت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو ماہِ لاہُوتِ خَلْوَت　　تم ہو شاہِ ناسُوتِ جَلْوَت
تم ہو جامِعیَّت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو جوہرِ فردِ عزت تم ہو جسم و جانِ وَجاہَت
تم ہو تاجِ رِفعت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو آبِ عَینِ رحمت تم ہو تابِ ماہِ وَحدت
اے چمکیلی رَنگت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو نہرِ بحرِ وَحدت تم ہو پیارے مَنْبَعِ کثرت
وَحدت والے کثرت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

مالِکِ کُل کے تم ہو نائب سب ہے تمہارا حاضر غائب
تم ہو شہود و غیبت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو سایۂ ربِ عزت تم ہو مایۂ خَلْق و خَلْقَت
دونوں جہاں کی زِینت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو صاحبِ عِزّ و کرامت　　تم ہو لعلِ نگین کرامت
تم ہو نہایت رحمت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلّی اللّٰہ

اَوْحٰی اِلَیْکَ اللّٰہُ مَا اَوْحٰی　　مَنْ یَّعْلَمُھَا اِلَّا اَنْتَ
مولیٰ سِرِّ قدرت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلّی اللّٰہ

چہرہ مَطلَعِ نورِ الٰہی　　سینہ مَخزنِ رازِ خدائی
شرحِ صَدرِ صدارت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلّی اللّٰہ

تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے　　رب کے پیارے راج دُلارے
عزت والے عظمت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلّی اللّٰہ

ہم ہیں بیٹھے تُمرے دُوارے　　اپنی اپنی جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلّی اللّٰہ

ہر عِلّت کے تم ہو دافِع ہر مشکل کے تم ہو رافِع
صِحَّت والے قدرت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

ہر کُربَت کے تم ہو دافِع ہر بیماری کے تم ہو نافِع
اے سرمایۂ راحت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

بندِ اَلم اور بندے تمہارے آؤ آؤ پیارے پیارے
رافت والے رحمت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

خاکِ قدم کی یاد قسم کی یہ ہے عزت آپ کے دم کی
عرش سے اعظم تُربت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

سِدرہ تمہارا عَرش تمہارا کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالکِ دوزخ و جنت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

رب نے تم کو سیر کرائی　　اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بَصارت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

عرشِ خدا تک کس کی رَسائی　　دولتِ رُویَت کس نے پائی
ایسی دولت و رِفعت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

پایا تم نے رُتبۂ عُلْیَا　　قَابَ قَوسَینِ اَوْ اَدْنٰی
حق سے ایسی قُربت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

غائب کیسے نہ ہوتا حاضر　　جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علمِ غیب و شہادت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو شمعِ علم و حکمت　　تم ہو ضَوءِ نورِ ہدایت
اے نورانی طَلعَت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو باغِ بہار و رحمت   دِل ہے غُنچۂ رازِ وَحدت
بھینی بھینی نَکہَت والے   صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

موجِ اَوّلِ بَحرِ رحمت   جوشِ آخرِ بحرِ رافت
فیض و جود و سخاوت والے   صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو وَجہِ بعثِ خَلقَت   تم ہو سِرِّ غیب و شہادت
رازِ وحدت و کثرت والے   صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو فَتحِ بابِ نبوت   تم سے ختمِ دَورِ رِسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے   صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا   سب ہے تمہارا جو ہے اس کا
حق سے ایسی اُلفت والے   صَلَّی اللّٰہُ صَلّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

سرور و آقا مالک و مولیٰ دونوں جگ کے تم ہو داتا
رحمت والے رافت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

سارے رسولوں سے تم برتر تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر اُمت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

کون ہے محبوبوں میں تم سا کوئی نہیں ہے حاشا کلّاَّ
پیاری پیاری صورت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

حَقًّا حق نے ہے تم کو کیا بے مِثْل و نظیر و بے ہَمْتا
اچھی اچھی سیرت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

دونوں جہاں کے سروَر تم ہو دینِ حق کے رہبر تم ہو
شمعِ بزمِ ہدایت والے صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے　　فرش کی نُزہت تم ہی سے ہے
حُسن و جمال و لَطافت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

مَہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے　　سورج تم نے لوٹایا ہے
زورِ دستِ قدرت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

نافِعِ عِلَّت دافِعِ کُربَت　　تم ہو کہفِ روزِ مصیبت
رب سے اِذنِ شَفاعت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

کوئی نہیں ہے ایسا آقا　　پردہ ڈھانپے جو ننگوں کا
شرم و حیا و غیرت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

لِلّٰہ خبر لو نوری کی　　اچھی صورت ہو نوری کی
چاند سے اچھی صورت والے　　صَلَّی اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

مَاہِ طیبہ نَیِّرِ بَطحا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم
تیرے دَم سے عالَم چمکا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو ہے مَظہرِ رَبِّ اَجمل ظِل ہیں تیرے سارے مُرسَل
کون ہے ہم سر تیرا شاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو پیارے اَصْل ہماری سارا جہاں ہے فَرْع تمہاری
تم سب کی ماہِیَّت گویا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو آقا مُعَرِّف حق کے جلوے ہو نورِ مُطلَق کے
تم ہو حجت رَبّ بَر اَعدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو ہے نائبِ رَبِّ اَکبر پیارے ہر دم تیرے دَر پر
اَہلِ حاجت کا ہے میلہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حق نے بنایا ایسا تو نگر اَکبر و اَوسط و اَصغر و سرور
تیرے دَر پر حاضر جُملہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا

بانٹا تو نے نور کا باڑا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اِیماں تیری عظمت واُلفت اور تصدیق وجزمِ نسبت

مومن وہ جس نے پایا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

بے شبہ ہے زَینِ طاعت حق یہ کہ ہے عینِ عبادت

حق کے پیارے تصور تیرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیری ضیا سے عالم چمکا سُبْحَانَ اللّٰہ مَاشَآءَ اللّٰہ

جلوۂ حق ہے جلوہ تیرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

نورِ مُجَسَّم تیرے دم سے نوری صدقے روز ہیں پاتے

مہر و ماہ و اَنجم آرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو چاہے وہ جو رب چاہے رب چاہے وہ جو تو چاہے

چاہا تیرا رب کا چاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

جتنے سلاطیں پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے

جاری رہے گا سکہ تیرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تاجِ سلطاں بن کر چمکا تیرے نقشِ پا کا جلوہ
تو ہے نورِ ذاتِ مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیرے گھر کا بچہ بچہ سارا گھرانا سید والا
نوری مُورَت نور کا پُتلا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کی ہے اَبرِ غم نے چڑھائی ماہِ طیبہ تیری دہائی
بدرِ دُجیٰ ہو جلوہ فرما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں رَنج واَلم کی بلائیں چھائیں
شمسِ ضحیٰ ہو جلوہ فرما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

خارِ غم کیسا چُبھتا ہے کیسی خَلِش ہے دِل دُکھتا ہے
پیارے دل سے نکالو کانٹا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

رافِع تم ہو دافِع تم ہو نافِع تم ہو شافِع تم ہو
رنج وغم کا پھر کیا کھٹکا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میں ہوں بےبس تو ہی بس ہے میں ہوں بےکس تو ہی کس ہے
کس لے کمر اور بہرِ مدد آ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

سر پر بادل کالے کالے دُودِ عصیاں کے ہیں چھالے

دَم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میں ہوں تنہا بَن ہے سُونا دُزدِ اِیماں سر پر پہنچا

میری خبر لے میرے مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حال ہمارا جیسا زَبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے

سب ہے تم پر روشن شاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

ہر ذَرَّہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے

ہو عِلْمِ لَدُنِّی کے تم دانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

عیب سے تم کو پاک کیا ہے غیب کا تم کو علم دیا ہے

اور خود حق بھی تم سے چُھپا کیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تو میرے ایماں کو جِلا دے جانِ مَسِیْحا دِل کو جِلا دے

مُردہ ہے دل میرا آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حد سے بڑھ گئے عِصیاں میرے تو دھو دے آبِ رحمت سے

بحرِ رحمت جوش پہ آجا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کیسی زبانیں سوکھ گئی ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں
اَبرِکرم دیدے اِک چھینٹا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

مہرِ محشر سر پر سروَر پُھونکے دے ہے ہم کو یکسر
مہر سے کرگیسو کا سایا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

منہ تک میرے پسینہ پہنچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا
دامن میں لے لیجئے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آدم سے تا حضرتِ عیسٰی سب کی خدمت میں ہو آیا
نَفْسی سب نے ہی فرمایا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میرے آقا میرے مولا آپ سے سن کر اِنِّیْ لَھَا
دم میں ہے دم میرے آیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

روشن ہوگیا اس سے سروَر پیشِ داوَر شافِعِ محشر
میرے مولا تم ہو تنہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

وَقتِ وِلادَت تم نہیں بھولے وَقتِ رحلت یاد ہی رکھے
اپنے بندے تم نے شاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آ وَ آ وَ میری خبر کو واروں تم پر قَلْب و جِگَر کو
میں بھی ہوں تمہارا بندہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

میری آنکھوں میرے سر پر میرے دِل پر میرے جگر پر
پائے اَقدس رکھ دو شاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تیرے نقشِ قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر
موم بنا دِلِ سنگیں میرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

آپ کا جلوہ ہر جُز وکُل میں آپ کے رنگ و بُو ہر گُل میں
آپ کی بو سے عالم مہکا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

کون گیا ہے عَرشِ عُلا تک کس کی رسائی ذاتِ خدا تک
تم نے پایا اَعلٰی پایا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

تم ہو اوّل تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر
حق نے بخشے ہیں یہ اسماء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

بَارَکَ شَرَّفَ مَجَّدَ کَرَّمَ نَوَّرَ قَلْبَکَ اَسْرٰی عَلَّمَ
رب نے تم کو کیا کیا بخشا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

صاحبِ دولت تم ہی تو ہو قاسمِ نعمت تم ہی تو ہو
تم ہو سارے جگ کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اَنْتَ الرَّافِع اَنْتَ النَّافِع اَنْتَ الدَّافِع اَنْتَ الشَّافِع
اِشْفَعْ عِنْدَالرَّبِّ الْاَعْلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اَنْتَ الْاَوَّل اَنْتَ الْاٰخِر اَنْتَ الْبَاطِنْ اَنْتَ الظَّاھِر
اَنْتَ سَمِیُّ الْمَوْلٰی تَعَالٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

مَنْ لِیْ نَاصِرْ مَالِیْ وَالِیْ غَیْرُکَ مَالِیْ فَانْظُرْ حَالِیْ
وَاسْمَعْ قَالِیْ یَا مَوْلَایَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اَنْتَ الْقَاسِم رَبُّکَ مُعْطِی تم ہی نے سب کو نعمت دی
دے دو مجھ کو میرا حصہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اَنْتَ شَفِیْعِیْ اَنْتَ وَکِیْلِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ اَنْتَ طَبِیْبِیْ
اَنْتَ کَفِیْلِیْ یَا مَوْلَانَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

حاضرِ در ہے نوریؔ مُضطَر آپ کا یہ موروثی ثنا گر
اِبن رضا ہے خواہاں رضا کا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

اَلصّلوٰۃُ وَالسّلام اے سرورِ عالی مقام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اے سروَرِ عالی مقام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اے رہبر جملہ اَنام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اے مَظْہرِ ذات اَلسَّلام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اے پیکرِ حُسْنِ تَمام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے اِمام

یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَنْتَ مَھْبِطُ الْوَحْیِ الْمُبِیْں

اِنِّیْ مُذْنِب سَیِّدِیْ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْں

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْں

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنْتَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے اِمام

اے شہِ عرش آستاں اے سروَرِ کون و مکاں
اے میرے اِیمانِ جاں اے جانِ ایمانِ زَماں
اے مرے اَمن و اَماں اے سروَرِ ہر دو جہاں
میں ہوں عاصی سروَرا اور تم شفیعِ عاصیاں

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے اِمام

اے کہ تیری ذاتِ عالی سِرِّ ہر موجود ہے
اے وہ سروَر جس پہ صدقے بُود ہر نابُود ہے
اے وہ جس کا دَر درِ فیض و سخا و جُود ہے
اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نامَسْدُود ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے اِمام

اے وہ جس کا رب ہے شاہِد اور وہ مَشْہُود ہے
اے وہ جس کا رب ہے حامِد اور وہ مَحْمُود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصِد اور وہ مَقْصُود ہے
اے کہ جس کا جُود ایسا ہے کہ لامَقْصُود ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلۂ کونین ہیں سرکار اِمَامُ الْقِبْلَتَیْن
آپ ہیں فتحِ خدا سے فاتحِ بَدْر وحُنَیْن
دُور دَر سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ اَمْن وچَیْن
ہم پہ بھی چشمِ کرم ہو سیدی بَہرِ حُسَیْن

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہنشاہِ دوعالم شافِعِ روزِ قِیام
زِینتِ گلزارِ طیبہ مَرجِعِ ہر خاص و عام
حاضِرِ دَر آج ہیں سرکار کے رَضَوی غلام
اَز پئے اَحمد رضا مقبول ہو ان کا سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

تیرا جلوہ نورِ خدا غوثِ اعظم

ترا جلوہ نورِ خدا غوثِ اعظم
ترا چہرہ اِیماں فِزا غوثِ اعظم

مجھے بے گماں دے گما غوثِ اعظم
نہ پاؤں میں اپنا پتا غوثِ اعظم

خودی کو مٹادے خدا سے مِلادے
دے ایسی فنا و بقا غوثِ اعظم

خودی کو گماؤں تو میں حق کو پاؤں
مجھے جامِ عرفاں پِلا غوثِ اعظم

خدا ساز آئینۂ حق نما ہے
ترا چہرۂ پُرضیا غوثِ اعظم

خدا تو نہیں ہے مگر تو خدا سے
جُدا بھی نہیں ہے ذرا غوثِ اعظم

نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے
خدا کی ہے تو شان یاغوثِ اعظم

تو باغِ علی کا ہے وہ پھول جس سے
دماغِ جہاں بَس گیا غوثِ اعظم

ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ
ہے محبوبِ رَبُّ الْعُلا غوثِ اعظم

ترا رُتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر سروں پر
قدم اَولیا نے لیا غوثِ اعظم

ترا دامنِ پاک تھامے جو رَہزن
بنے ہادی و رہنما غوثِ اعظم

نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے
کرم کی ہے تو کان یا غوثِ اعظم

ترے صدقہ جاؤں مری لاج رکھ لے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

پریشان کر دے پریشانیوں کو
پریشان دل ہے مرا غوثِ اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں
مرے ناخدا باخدا غوثِ اعظم

خدارا سہارا سہارا خدارا
تلاطُم ہے حد سے سِوا غوثِ اعظم

ارے مورے سَیّاں پڑوں تورے پیّاں
پکڑ موری بَیّاں پیا غوثِ اعظم

خطائیں ہماری جو حد سے سِوا ہیں
عطا تیری ان سے سِوا غوثِ اعظم

خطا کاریاں گرچہ حد سے بھی اپنی
سِوا ہیں سِوا ہیں سِوا غوثِ اعظم

ہماری خطا کو تمہاری عطا سے
بَھلا کوئی نسبت بھی یا غوثِ اعظم

تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دَریا
یہ اِک فَردِ عِصیاں ہے کیا غوثِ اعظم

یہ اِک فَردِ عصیاں ہے کیا تیرے آگے
اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوثِ اعظم

ترا ایک ہی قطرہ دھو دے گا سارا
ہر اِک صفحۂ پُرخطا غوثِ اعظم

تو بیکس کا کَس اور بے بس کا بس ہے
تُواں ناتُوانوں کی یاغوثِ اعظم

مری جان میں جان آئے جو آئے
مرا جانِ عالَم مرا غوثِ اعظم

مری جان کیا جانِ ایماں ہو تازہ
کہ ہے مُحْیِِ دِینِ خدا غوثِ اعظم

مرا سر تری کَفْشِ پا پر تصَدُّق
وہ پا کے تو قابل ہے یاغوثِ اعظم

جھلک رُوئے اَنور کی اپنی دکھا کر
تو نوریؔ کو نوری بنا غوثِ اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم

کِھلا میرے دِل کی کَلی غوثِ اعظم
مٹا قَلْب کی بے کَلی غوثِ اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا اِدھر بھی
چمک اُٹھے دِل کی گلی غوثِ اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جَد کو
ترے گھر سے دنیا پلی غوثِ اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے دَر پہ دنیا ڈَھلی غوثِ اعظم

کہا جس نے یَا غَوث اَغِثْنِیْ تو دَم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کردے آقا
ترے دَر سے دنیا نے لی غوثِ اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اَور بھی ہے چلی غوثِ اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دُوں تو کہاں دُوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کردے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے اِبنِ مولیٰ عَلِی غوثِ اعظم

قدم گردنِ اولیا پر ہے تیرا
ہے تو رب کا اَیسا وَلی غوثِ اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دَم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوثِ اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوثِ اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچادو
ہوائے مخالف چلی غوثِ اعظم

تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے
ہے علمِ خَفی و جَلی غوثِ اعظم

مرا حال تجھ پر ہے ظاہر کہ پُتلی
تری لَوح سے جا مِلی غوثِ اعظم

خدا ہی کے جلوے نظر آئے جب بھی
تری چشمِ حق بیں کُھلی غوثِ اعظم

فِدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مضطر
یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

تجلیٔ نور قدم غوث اعظم

تجلیٔ نورِ قِدَم غوثِ اعظم
ضیائے سِراجُ الظُّلَم غوثِ اعظم

ترا حِل ہے تیرا حَرَم غوثِ اعظم
عرب تیرا تیرا عجم غوثِ اعظم

کرم آپ کا ہے اَعَم غوثِ اعظم
عنایت تمہاری اَتَم غوثِ اعظم

مخالف ہوں گو سو پَدَم غوثِ اعظم
ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوثِ اعظم

چلا ایسی تیغِ دودَم غوثِ اعظم
کہ اَعدا کے سر ہوں قَلَم غوثِ اعظم

وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے
کہاں ہے مخالف میں دم غوثِ اعظم

ترے ہوتے ہم پر سِتَم ڈھائیں دشمن
سِتَم ہے سِتَم ہے سِتَم غوثِ اعظم

کہاں تک سُنیں ہم مخالف کے طعنے
کہاں تک سَہیں ہم سِتَم غوثِ اعظم

بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے
ذرا لے لے تیغِ دو دَم غوثِ اعظم

نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کو شاہا
ترا بندۂ بے دِرَم غوثِ اعظم

کرم چاہیے تیرا تیرے خدا کا
کرم غوثِ اعظم کرم غوثِ اعظم

گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا
بڑھی ہے گھٹا دَم بَدَم غوثِ اعظم

بڑھا ناخدا سر سے پانی اَلم کا
خبر لیجئے ڈوبے ہم غوثِ اعظم

کرو پانی غم کو بہا دو اَلم کو
گھٹائیں بڑھیں ہو کرم غوثِ اعظم

نظر آئے مجھ کو نہ صورت اَلم کی
نہ دیکھوں کبھی رُوئے غم غوثِ اعظم

بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری
بڑھا اَبرِ غم دَم بدم غوثِ اعظم

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو
ابھی مٹتے ہیں غم اَلم غوثِ اعظم

خدا نے تمہیں محْو و اِثبات بخشا
ہو سلطانِ لَوح و قلم غوثِ اعظم

ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کردو
نکل جائیں سب پیچ وخَم غوثِ اعظم

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل و کرم غوثِ اعظم

تم ایسے غریبوں کے فریاد رَس ہو
کہ ٹھہرا تمہارا عَلَم غوثِ اعظم

بَعَیْنِ عِنایَت بَچَشْمِ کرامت
بِدِہ جرعۂ ناچشم غوثِ اعظم

ترا ایک قطرہ عَوالِم نُما ہے
نہیں چاہیے جامِ جَم غوثِ اعظم

کچھ ایسا گُما دے محبت میں اپنی
کہ خود کہہ اُٹھوں میں مَنَم غوثِ اعظم

جسے چاہے جو دے جسے چاہے نہ دے
ترے ہاتھ میں ہے نِعَم غوثِ اعظم

ترا حُسْنِ نَمکیں بھرے زخم دل کے
بِنِہ مرہمے بَر دِلَم غوثِ اعظم

ترقی کرے روز و شب دَردِ اُلفت
نہ ہو قَلب کا دَرد کم غوثِ اعظم

خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر
ہے بس اِک تمہارا ہی دَم غوثِ اعظم

دمِ نزع سرہانے آجاؤ پیارے
تمھیں دیکھ کر نکلے دَم غوثِ اعظم

تری دِید کے شوق میں جانِ جاناں
کھنچ آیا ہے آنکھوں میں دم غوثِ اعظم

کوئی دَم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دَم
کہ سینے میں اَٹکا ہے دم غوثِ اعظم

دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں
کرو ہم پہ یٰسٓ دم غوثِ اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے
جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

سرِ خُود بہ شمشیرِ اَبرو فروشم
بَمژگانِ تو سینہ اَم غوثِ اعظم

بَہ پیکانِ تیرت جگر می فروشم
بَہ تیرِ نگاہت دِلَم غوثِ اعظم

دِماغم رَسد بَر سرِ عرشِ اعلیٰ
بَپایَت اگر سر نہم غوثِ اعظم

مری سر بلندی یہیں سے ہے ظاہر
کہ شُد زیرِ پایَت سَرَم غوثِ اعظم

لگا لو مرے سر کو قدموں سے اپنے
تمہیں سِرِّ حق کی قسم غوثِ اعظم

قدم کیوں لیا اَولیا نے سروں پر
تمہیں جانو اس کے حِکَم غوثِ اعظم

کیا فیصلہ حق و باطل میں تم نے
کیا حق نے تم کو حَکَم غوثِ اعظم

تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے
ہے بغداد رَشکِ اِرَم غوثِ اعظم

کرم سے کیا رَہ نُما رَہزنوں کو
اِدھر بھی نگاہِ کرم غوثِ اعظم

مرا نفسِ سرکش بھی رَہزن ہے میرا
یہ دیتا ہے دَم دَم بَدَم غوثِ اعظم

دِکھادے تو اِنِّیْ عَزُوْمٌ کے جلوے
سُنادے صدائے منم غوثِ اعظم

مرے دم کو اس کے دموں سے بچادے
کرم کر کرم کر کرم غوثِ اعظم

میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا
ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوثِ اعظم

نہ پلہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں
نہ بگڑے ہمارا بھرم غوثِ اعظم

کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے
کریں عفو سب یک قلم غوثِ اعظم

ہماری خطاؤں سے دَفتر بھرے ہیں
کرم کر کہ ہوں کالعدم غوثِ اعظم

تمہارے کرم کا ہے نورؔی بھی پیاسا
ملے یَم سے اس کو بھی نَم غوثِ اعظم

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مَہ پتا ملتا نہیں

ہے رگِ گردن سے اَقْرَب نَفْس کے اندر ہے وہ
یوں گلے سے مل کے بھی ہے وہ جدا ملتا نہیں

آبِ بحرِ عشقِ جاناں سینہ میں ہے مَوْجْزَن
کون کہتا ہے ہمیں آبِ بقا ملتا نہیں

آبِ تیغِ عشق پی کر زندۂ جاوید ہو
غم نہ کر جو چشمۂ آبِ بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحرِ فَنا میں پھر بقا پائے گا تو
قبل اَز بحرِ فَنا بحرِ بقا ملتا نہیں

دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

ذرّہ ذرّہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لِقا ملتا نہیں

ذَرَّہ ذَرَّہ سے عِیاں ہے ایسا ظاہر ہو کے بھی
قطرے قطرے میں نِہاں ہے برملا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس دَر کے سِوا ملتا نہیں

کیا عَلاقہ دشمنِ محبوب کو اللّٰہ سے
بے رِضائے مُصطفٰے ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا دَر ہے یہی
بے عطائے مُصطفائی مُدَّعا ملتا نہیں

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہزَن ہیں کُوبکُو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہمہ مردِ خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤخر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے وَرا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے اس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

دُور ساحِل مَوج حائل پار بیڑا کیجئے
ناؤ ہے مَنْجَدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں

وَصْلِ مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

دامنِ محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مَردَک کو خدا سے مُدَّعا ملتا نہیں

ذَرَّہ ذَرَّہ قطرہ قطرہ سے عِیاں پھر بھی نِہاں
ہو کے شہ رگ سے قریں تر ہے جُدا ملتا نہیں

طائرِ جاں کی طرح دِل اُڑ کے جا بیٹھا کہاں
میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا مِلتا نہیں

دَہریہ اُلجھا ہوا ہے دَہر کے پھندوں میں یوں
سارا اُلجھا سامنے ہے اور سِرا ملتا نہیں

عِلْم صانع ہوتا ہے مَصْنُوع سے لیکن اسے
دیکھ کر مَصْنُوع صانِع کا پتا ملتا نہیں

نعمتِ کونین دیتے ہیں دوعالم کو یہی
مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہِ والا کے حضور
جُز تمہارے شافِعِ روزِ جزا ملتا نہیں

دَرد مندی کے لیے آدم سے تا عیسیٰ گئے
دے جو اپنے دَرد کی حِکْمی دوا ملتا نہیں

جن سے امیدِ کرم تھی دے دیا سب نے جواب
آج کے کام آنے والا خُسْرَوا ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں
ذاتِ والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پُھنک رہے ہیں عاشقانِ سوختہ
دھوپ ہے اور سایۂ زُلفِ رَسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں
اس سبب سے سایۂ خَیْرُ الْوَرٰی ملتا نہیں

دُشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دُشمن دِین کا
ان کے دُشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں
کیوں نبی سے مانگئے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن
چارہ سازِ دو سَرا تیرے سِوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسِطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں
واسِطہ سرکار ہیں بے واسِطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیاء کے بھی لیے ہیں واسِطہ
ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسِطہ ملتا نہیں

اَنبیاء بعض اَولیاء فائز ہیں اس سرکار میں
ہر ولی کو راستہ بے واسِطہ ملتا نہیں

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی سرکار کا
خود خدا سے پائے جو ان کے سِوا ملتا نہیں

زَن زَمین و زَور اور زَر کے ہیں گاہک ہر کہیں
دل سے جو ہو طالبِ ذِکر خدا ملتا نہیں

چار زا اِک ذال کے بدلے میں لیں چوکس رہے
یہ نہ سمجھے یہ اِکائی سیکڑا ملتا نہیں

دادِ دُنیا کیسا اُف سنتے نہیں فریاد بھی
سُننے والا دَرد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں بھائی بہن فرزندو زَن اِک اِک جُدا
غم زَدہ ہر ایک ہے اور غم زُدہ ملتا نہیں

جو محبّ کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے
ہاتھ میں ہو جس کے سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دِل سِتانی کرنے والے ہیں ہزاروں دِلْرُبا
دِل نوَازی کرنے والا دِلربا ملتا نہیں

دِل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم ہے یہ
لے گیا پہلو سے جو وہ دِلربا ملتا نہیں

مُحْیِ سُنَّت حامیِ مِلَّت وہ مجدد دِین کا
پیکر رُشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضِرِ دَر نوریؔ بے پَر شہا
ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

یہ کس شہنشہِ والا کی آمَد آمَد ہے

یہ کس شہنشہِ والا کی آمَد آمَد ہے
یہ کون سے شہِ بالا کی آمَد آمَد ہے
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پَیہم ہے نور کیوں نازِل
یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالَم کا ڈَھنگ بدلا ہے
یہ آج کاہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لبِ زمین کو لبِ آسماں نے کیوں چوما
سماوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دَور گیا موسِمِ بہار آیا
یہ آج کیا ہے کہ بُت اَوندھے ہوگئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے
یہ اَنبیا و رُسُل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات و ہُبَل کس سے اِنکسار میں ہیں

یہ آج بُشریٰ لَکُمْ کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی نِداؤں میں آج زَور ہے کیوں
کہا جواب میں ہاتِف نے لو مبارک ہو
اُٹھو خدا کے حبیب آئے مُژدہ ہو تم کو
وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسٰی کی جو بشارت تھے
بڑھو اَدَب سے کرو عرض اَلسَّلامُ عَلَیْک
وَ اَھْلِ بَیْتِکَ وَ الْاٰلِ وَ الَّذِیْنَ لَدَیْک
سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحیت اس کی ثناء اس کی اس کی نعمت ہو
دُرُود آپ پہ ہر آن بھیجے ربِ وَدُوْد
اور اس کی برکتوں کا روز آپ پر ہو دُرُود
سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ و سلام
بلند ذِکر کرے آپ کا ہمیشہ مُدام
یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انھی کی مَدْح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

رُسل اُنھیں کا تو مژدہ سنانے آئے ھیں

رُسل اُنہیں کا تو مُژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دُھومیں مچانے آئے ہیں
اُنہیں کے آنے کی شادی رَچانے آئے ہیں

فلک کے حور و مَلک گیت گانے آئے ہیں
کہ دو جہاں میں یہ ڈَنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے بچھڑوں کو رَستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے جلوے دِکھانے آئے ہیں
دِلوں کو نور کے بُقْعے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بندِ اَلم سے چُھڑانے آئے ہیں
لو مُژدہ ہو کہ رِہائی دِلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

نَسیمِ فیض سے غنچے کِھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں

یِہی تو سوتے ہُوؤں کو جگانے آئے ہیں
یِہی تو روتے ہُوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کُفر و شرک کی نیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شِرک و کُفر کی تعمیریں ڈَھانے آئے ہیں

ہزار سال کی روشن شُدہ بُجھی آتش
یہ کُفر و شِرک کی آتش بُجھانے آئے ہیں

سَحَر کو نور جو چمکا تو شام تک چمکا
بتادیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

جو گِر رہے تھے انہیں نائبوں نے تھام لیا
جو گِر چکے ہیں یہ اُن کو اُٹھانے آئے ہیں

مَسیحِ پاک نے اَجسامِ مُردہ زندہ کیے
یہ جانِ جاں دِل و جاں کو جِلانے آئے ہیں

بُلاوا آپ کا اب تک دیا کیے نائب
اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سنو گے "لا" نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرتِ دِل کو مٹانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرتِ دِل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنی دِل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں
دِلِ حَزیں کو تسلّی دِلانے آئے ہیں
غمِ فِراق کو دِل سے مٹانے آئے ہیں

کریم ہیں وہ نگاہِ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغ داغ دِل اپنا دِکھانے آئے ہیں
غم و اَلم یہ مٹادیں گے شاد کردیں گے
ہم اپنے غم کا قَضِیَہ چُکانے آئے ہیں

حضور بہرِ خدا داستانِ غم سُن لیں
غمِ فِراق کا قِصَّہ سنانے آئے ہیں
نگاہِ لطف و کرم ہوگی اور پھر ہوگی
کہ زَخمِ دِل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں

فقیر آپ کے دَر کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمہارے کوچہ میں دُھونی رَمانے آئے ہیں
مَدینہ ہم سے فقیر آ کے لوٹ جائیں گے
درِ حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں

خدا نے غیب دیا ہے انہیں ہے سب روشن
جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں
کِھلے گی میرے بھی دل کی گلی کہ جانِ جناں
چمن میں پھول کرم کے کِھلانے آئے ہیں
کتابِ حضرتِ موسیٰ میں وَصف ہیں ان کے
کتابِ عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں
انہیں کی نعت کے نغمے زَبور سے سن لو
زبانِ قرآں پہ اُن کے ترانے آئے ہیں
دَبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے
تہِ زمیں جسے سرور دَبانے آئے ہیں
نصیب جاگ اُٹھا اس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرور سُلانے آئے ہیں
عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
سبھی رُسُل نے کہا اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
اَنَا لَهَا کا یہ مُژدہ سنانے آئے ہیں

زبانِ اَنبیا پر آج نَفْسی نَفْسی ہے
مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں

کسی غریب کے پلّے پہ وقتِ وَزْنِ عمل
بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

خدا سے کرتے ہوئے عرض رَبِّ سَلِّمْہُ
صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں

زباں جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحرِ کرم
کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں

ہُوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سُن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں

الٰہی دُور ہوں نجدی حجاز سے جلدی
حجازیوں کو یہ مُوذی ستانے آئے ہیں

نصیب تیرا چمک اُٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سُرور دل میں ہو پیدا تو نور آنکھوں میں

ہٹا دیں آپ اگر رُخ سے اِک ذرا پردہ
چمک نہ جائے ابھی بَرقِ طُور آنکھوں میں

نظر کو حسرتِ پا بوس ہے مرے سروَر
کرم حضور کریں پُرضرور آنکھوں میں

کُھلے ہیں دِیدۂ عشاق قبر میں یوں ہی
ہے اِنتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں

خدا ہے تُو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ
ترے ظُہُور سے رب کا ظُہُور آنکھوں میں

وُجودِ شمس کی بُرہاں ہے خود وُجود اس کا
نہ مانے کوئی اگر ہے قصور آنکھوں میں

خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زَیغِ قَلْب میں ان کے فُتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر اَنجم و نرگس
ہے سب کی آرزو رکھیں حضور آنکھوں میں

اُمنڈ کے آہ نہیں آئے اَشک ہائے خوں
یہ آرہا ہے دِلِ ناصَبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دِل میں سمائیں
حضور دِل میں سمائیں حضور آنکھوں میں

غلافِ چشم کے اُٹھتے ہی آسمان گئے
نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظر نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں
جچے نہ غِلماں نظر میں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے
تمہیں قریب جو ہم کو ہے دُور آنکھوں میں

جہاں کی جان ہیں وہ جان سے نہ کچھ منظور
عِیاں ہے کف کی طرح نزد و دُور آنکھوں میں

مئے محبت محبوب سے یہ ہیں سر سبز
بھری ہوئی ہے شرابِ طَہُور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ اِیمان پر ترا نوؔری
جبھی ہیں خلد کے حُور و قُصور آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے مرے کِردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں

نہ کیسے یہ گُل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مَدینے کے خار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گُل عَذار آنکھوں میں
کِھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں

ہوا ہے جلوہ نما گُل عَذار آنکھوں میں
خزاں کے دَور میں پھولی بہار آنکھوں میں

سُرور و نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں
جو خواب میں کبھی آئے نِگار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پروردَگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رُخ کی بہار آنکھوں میں

نظَر ہو قدموں پہ ان کے نثار آنکھوں میں
بنائیں اپنا ہَوں وہ رہ گزار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو
کرم کرے تو وہ ناقہ سُوار آنکھوں میں

بَصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو
ہیں بے شمار مری اَشکبار آنکھوں میں

نظَر نہ آیا قرارِ دلِ حزیں اب تک
نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظَر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عَجَب نہیں کہ لکھا لَوح کا نظر آئے
جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

ملے جو خاکِ قدم ان کی مجھ کو قسمت سے
لگاؤں سرمہ نہ پھر زِینہار آنکھوں میں

مَدینہ جانِ چمَن اور خزاں سے اَیمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہَزار آنکھوں میں

کُھلے ہیں دِیدۂ عُشاق خوابِ مرگ میں بھی
کہ اس نِگار کا ہے اِنتظار آنکھوں میں

خزاں کا دَور ہوا دُور وہ جہاں آئے
ہُوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اِشتیاق تری دِید کا ہے جانِ جہاں
دَم آ گیا ہے دَمِ اِحتِضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگسِ شَہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دَم ہمارا کوئی دَم کا اَور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دَم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نَظَر آرہا ہے گُنْبدِ سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہارِ دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پر
ہے کوئی دَم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گُل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دَم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حالِ زَار ہے فُرقت میں تیرے مُضْطَر کا
کہ اَشک آتے ہیں بے اِختِیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پِھر رہا ہے کسی کا مَزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگِ گردن سے پر جُدا ہے وہ
نہ یار دِل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دُوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خُلد میں دیدارِ یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تَصوّر نے
کہ آج کھینچ دی تصویرِ یار آنکھوں میں

فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی اُمت ہو
لو دیکھ لو یہ ہے تصویرِ یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دِل بھی بِینا ہو
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں ہیں تاروں کی اِک گُلِ مَہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یوں ہی ہیں ماہِ رِسالت بھی سب نبیوں میں
کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہے نقشۂ لیل و نہار آنکھوں میں

جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا
بسے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں وَالّیْل
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جامِ محبت جو آپ نے نوؔری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

حبیب خدا کا نظارا کروں میں

حبیبِ خدا کا نظارا کروں میں
دل و جان اُن پر نثارا کروں میں

تری کَفْشِ پا یوں سَنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بُہارا کروں میں

تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدماتِ فُرقَت سَہارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سِوا تیرے سب سے کَنارا کروں میں

میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے دَر سے اپنا گُزارا کروں میں

سَلاسِل مَصائب کے اَبرو سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دَم ہے لبوں پر
دَمِ واپسیں تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کرکے
ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاجِ شاہی
تری کَفشِ پا پر نِثارا کروں میں

ترا ذِکر لب پر خدا دِل کے اندر
یونہی زندگانی گزارا کروں میں

دمِ واپسیں تک ترے گیت گاؤں
محمد محمد پکارا کروں میں

ترے دَر کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پَسارا کروں میں

مرا دِین و اِیماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اِشارہ کروں میں

خدا ایسی قُوّت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سُدھارا کروں میں

جو ہو قَلْب سونا تو یہ ہے سُہاگا
تری یاد سے دِل نکھارا کروں میں

خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دِن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

صبا ہی سے نوریؔ سلام اپنا کہہ دے
سِوا اس کے کیا اور چارا کروں میں

شاہِ والا مجھے طیبہ بلالو

شاہِ والا مجھے طیبہ بُلالو
طیبہ بلالو مجھے طیبہ بُلالو
ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنالو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگالو

صدقے میں صدقے میں صدقے بلالو
فُرقَت کے مارے کو پیارے جِلالو
پیارے جِلالو مجھے پیارے جِلالو
مولیٰ جلالو مجھے آقا جِلالو

دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چُھڑا کر
غیروں کی اُلفَت کو دِل سے مٹا کر
شاہِ والا مجھے اپنا بنالو
اپنا بنالو مجھے اپنا بنالو

نیکوں کے صدقے میں ہم سے بَدوں کو
زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولیٰ نبھالو مرے مولیٰ نبھالو
ہاں ہاں نبھالو مرے مولیٰ نبھالو

ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مُضْطَر
کس واسطے ہو حیران و شَشْدَر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو
طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو

دارُالشفائے طیبہ میں آؤ
جو مانگو فوراً منہ مانگی پاؤ
اَندوہ و غم سب اپنے مٹالو
رَنج و اَلم سب دل سے نکالو

آنکھوں میں آؤ دِل میں سماؤ
پردہ اُٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زَدہ کی پیارے دُعا لو
حسرت نکالو مری حسرت نکالو

بادِ مخالف تیز آرہی ہے
کشتی ہماری چکرا رہی ہے
مَنْجَدھار میں ہے مولیٰ بچالو
پیارے بچالو مجھے شاہا بچالو

ڈولت ہے نیا موری بَھنْوَر میں
مولیٰ تراؤ ایکے نَجَر میں
موری گھبَریا مورے پِیا لو
مو کو بچالو پِیا مو کو بچالو

تائب ہوں نجدی آئب ہوں نجدی
اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں نجدی
غائب ہوں نجدی مولیٰ نکالو
جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نوؔری مُضطَر تیرا ثناگر
اور اس کا گھر بھر ہو حاضِرِ دَر
اپنے گداگر کو دَر پر بلالو
اَمن و اَماں سے ہمیں سرور بلالو

بہارِ جاں فزا تم ہو نسیم داستاں تم ہو

بہارِ جاں فِزا تم ہو نَسیمِ داستاں تم ہو
بہارِ باغِ رِضواں تم سے ہے زیبِ جِناں تم ہو

حبیبِ رَبِّ رحمٰں تم مکینِ لامکاں تم ہو
سرِ ہر دو جہاں تم ہو شہِ شاہنشہاں تم ہو

حقیقت آپ کی مَستور ہے یوں تو نِہاں تم ہو
نمایاں ذَرّے ذَرّے سے ہیں جلوے یوں عِیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جُز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چُنیں تم ہو چُناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں
بہاروں میں نِہاں تم ہو بہاروں سے عِیاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہارِ بے خزاں تم ہو بہارِ جاوِداں تم ہو

تمہارے حُسن ورنگ و بُو کی گُل بُوٹے حکایت ہیں
بہارِ گُلِستاں تم ہو بہارِ بُوستاں تم ہو

تمہاری تابِشِ رُخ ہی سے روشن ذرَّہ ذرَّہ ہے
مَہ و خورشید و اَنجُم بَرْق میں جلوہ کُناں تم ہو

نظَر عارِف کو ہر عالَم میں آیا آپ کا عالَم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہارِ ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوۂ رنگیں ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عِیاں تم ہو بہاروں میں نِہاں تم ہو

مُجَسَّم رحمتِ حق ہو کہ اپنا غم نہ اَندیشہ
مگر ہم سے سِیَہ کاروں کی خاطر یوں رَواں تم ہو

کُجا ہم خاک اُفتادہ کُجا تم اے شہ بالا
اگر مِثْلِ زمیں ہم ہیں تو مِثْلِ آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مِثْل سما تم ہو مَعَاذَ اللّٰہ
مُنَزَّہ مِثْل سے بَرتَر زِ ہر وَہْم و گُماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رِفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شَہِ عرش آستاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بےبس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تَہِ دامن مجھے لے لو پناہِ بےکساں تم ہو

حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بےبس ہوں نہ ناطاقت
میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب وتُواں تم ہو

ہمیں اُمید ہے روزِ قیامت اُن کی رحمت سے
کہ فرمائیں اِدھر آؤ نہ مایوس اَز جِناں تم ہو

سِتَم کارو خطا کارو سِیَہ کارو جَفا کارو
ہمارے دامنِ رحمت میں آجاؤ کہاں تم ہو

سِتَم کارو چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ
ہمارے ہو ہمارے ہو اگرچہ اَز بَداں تم ہو

تمہارے ہوتے ساتے دَردِ دُکھ کس سے کہوں پیارے
شفیعِ عاصِیاں تم ہو وکیلِ مُجرِماں تم ہو

مَسیحِ پاک کے قرباں مگر جانِ دل و اِیماں
ہمارے دَرد کے دَرماں طبیبِ اِنس و جاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہرِ مَحشَر کچھ نہیں پروا
خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے اَمن و اَماں تم ہو

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نوریؔ جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسا ہوں حقیقی نوری ہوجاؤں
مجھے جو دیکھے کہہ اُٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی نہیں یہ مُدَّعا نوریؔ
سُخَن سَنج و سُخنْوَر ہو سُخَن کے نکتہ داں تم ہو

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو
دونوں عارِض ہیں ضُحیٰ لَیل کے پارے گیسو

دستِ قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو
حُورسو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاکِ طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو
سُنْبُلِ خُلد تو کیا حُور بھی ہارے گیسو

سُنْبُلِ طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو
سُنْبُلِ خُلد کے رِضواں بھی نثارے گیسو

کس لیے عَنْبرِ سارا نہ ہوں سارے گیسو
گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہَوں نہ کیوں رحمتِ حق حق میں ہمارے گیسو
گیسو اے جانِ کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی
اُڑ کے یا اَبرو پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہِ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں
رُوئے پُرنور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بسجدہ ہوئے محرابِ خَم اَبرو میں
کعبۂ جاں کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نَیّرِ حَشر ہے سر پر نہیں سایہ سَروَر
ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سُوکھ جائے نہ کہیں کِشتِ اَمَل اے سَروَر
بُوندیاں لکّۂ رحمت سے اُتارے گیسو

اپنی زُلفوں سے اگر نَعلِ مبارک پُونچھے
رِضواں بَرَکت کے لیے حُور کے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا
مُشک بُو کیسے نہ ہوں آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سِیَہ کارو تمہاری قسمت
لو جُھکے اِذْن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیشِ مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں
کرتے ہیں بخششِ اُمت کے اِشارے گیسو

پُھوار مَستوں پہ ترے اَبرِ کرم کی بَرسے
ساقِیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو

سایہ بھی چاہیے ہے مَستوں کو دو چھینٹے میں
کاش ساقی کے کُھلیں حوض کنارے گیسو

عَنبرِستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا
کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو

بادہ و ساقی لبِ جُو تو ہیں پھر اَبْر بھی ہو
ساقی کُھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سرِ طُور سے گرتے ہیں شرارے نورؔی
رُوئے پُرنور پہ یا وارے ہیں تارے گیسو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو

تمہارا حُسن ایسا ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو
مَہِ کامل کرے کسبِ ضِیا وہ مَہ لِقا تم ہو

عُلوِّ مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکینِ لامکاں تم ہو شہِ عرشِ عُلا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور مُمَجَّد مصطفےٰ و مُجتبےٰ تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہُوا اس سے وَرا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر خَتم فرمائی
رُسل کی ابتِدا تم ہو نبی کی اِنتہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمھیں مَظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اُس کے آئینہ تم ہو

تمھیں باطن تمھیں ظاہر تمھیں اوّل تمھیں آخر
نِہاں بھی ہو عِیاں بھی مُبْتَدا و مُنْتَہا تم ہو

مُنوَّر کردیا ہے آپ کے جلووں نے عالَم کو
مَہ و خورشید کو بخشی ضِیا نورِ خدا تم ہو

مٹادی کُفْر کی ظُلمت تمہارے رُوئے رَوشن نے
سَویرا شرک کا تم نے کیا شَمْسُ الضُّحٰی تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
تم آئے ظُلمتیں تم سے مٹیں بَدرُ الدُّجےٰ تم ہو

مِرا مُنہ کیا کہ میں مَدح وستائش میں زباں کھولوں
مِرے آقا تم ایسے ہو کہ مَمدوحِ خدا تم ہو[1]

---

[1]: سامانِ بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: "مِرے آقا تم ایسے کہ ممدوحِ خدا تم ہو" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے: "مِرے آقا تم ایسے ہو کہ ممدوحِ خدا تم ہو" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

رَفَعْنَا سے تمہاری رِفعتِ بَالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبانِ رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

عُلُوِّ رُتبۂ سرکارِ عالی سب پہ روشن ہے
مَکینِ لامکاں تم ہو شہِ عرشِ عُلا تم ہو

شبِ معراج سے اے سیدِ کُل ہوگیا ظاہر
رُسُل ہیں مُقتدی سارے اِمامُ الانبیا تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصلِ جملہ تم ہی ہو
خَبَر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مُبتَدا تم ہو

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے
ادھر ہوجائے وہ مولیٰ جدھر صَدْرُ الْوَریٰ تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے
کچھ اس انداز کے پیارے حبیبِ کِبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈ ڈالا عرصۂ محشر
ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مُدَّعا تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا
شفیعِ مُجرِماں پیشِ خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر
کہ ہر بے کَل کی کَل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بس روحی فدا تم ہو

مُسَلَّط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر
نبیِ مُجتَبےٰ تم ہو رسولِ مُرتَضےٰ تم ہو

چمک جائے دلِ نوری تمہارے پاک جلووں سے
مٹا دو ظُلمتیں دِل کی مرے نورُ الہدیٰ تم ہو

تو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ

تو شمعِ رسالت ہے عالَم تیرا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نِقاب اُٹھے
ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اُٹھے ایمان کی طَلْعَت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کردے اِک جامِ لَبالَب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چَھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بُت خانہ

مَستِ مئے اُلفت ہے مَدہوشِ مَحبت ہے
فرزانہ ہے دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نَشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے

ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ

کیوں زُلف مُعَنْبَر سے کُوچے نہ مہک اُٹھیں

ہے پَنْجۂ قدرت جب زُلفوں کا تری شانہ

اُس دَر کی حُضوری ہی عِصیاں کی دوا ٹھہری

ہے زہرِ مَعاصی کا طیبہ ہی شفاخانہ

ہر پھول میں بُو تیری ہر شمع میں ضَو تیری

بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں تیرے دَر کا کھاتے ہیں تیرے دَر کا

پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں

وہ کان ذرا دَھر کر سن لیں مرا افسانہ

سنگِ دَرِ جاناں پر کرتا ہوں جَبیں سائی

سجدہ نہ سمجھ نجدی سَر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا
چُھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ دَرِ جانانہ

سنگ دَرِ جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو
لے ہوش پکڑ اب تو اے لَغزِشِ مَستانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ
اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

اے مفلسو نادارو جنت کے خریدارو
کچھ لائے ہو بَیْعانہ کیا دیتے ہو بَیْعانہ

کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یونہی اَمل ہی ہے
دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بَیْعانہ

کچھ اس سے نہیں مطلب ہے دوست کہ دشمن ہے
ان کو تو کرم کرنا اپنا ہو کہ بیگانہ

حُبِّ صَنَمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالِم کیا بُت خانہ

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے
ہُشیار ہے دیوانہ ہُشیار ہے دیوانہ

آنکھوں میں مری تُو آ اور دل میں مرے بس جا
دل شاد مجھے فرما اے جلوۂ جانانہ

آباد اسے فرما وِیراں ہے دل نوری
جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار[1] کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

---

[1]: مولوی عبدالحمید صاحب رضوی افریقی یہ نعت پاک حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کی مجلس میں پڑھ رہے تھے، جب یہ مقطع پڑھا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ بِحَمْدِہٖ تعَالٰی فقیر کا دل تو روشن ہے اب اس کو یوں پڑھو:

آباد اُسے فرما ویراں ہے دلِ نجدی

جانشینِ مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی شاہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ نے برجستہ عرض کیا مقطع کو اس طرح پڑھ لیا جائے:

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

حضرت قبلہ نے پسند فرمایا۔ (امانت رضوی غُفِرَلَہٗ)

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ھوجائے

کرم جو آپ کا اے سیدِ اَبرار ہوجائے
تو ہر بدکار بندہ دَم میں نیکوکار ہوجائے

جو مومن دیکھے تم کو مَحرمِ اَسرار ہوجائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دِیں دار ہوجائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہوجائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل وخوار ہوجائے

جو ہوجائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہوجائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہوجائے

اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانۂ دل میں
مَہ و خاوَر مرا گھر مَطلَعِ اَنوار ہوجائے

غم و رَنج و اَلم اور سب بلاؤں کا مَداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دِلدار ہوجائے

عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفشِ پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہوجائے

تَلاطُم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخُدائے مَن
اِشارا آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہوجائے

جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ہے ڈوبا ہوا بیڑا[1]
اشارا آپ کا پائے تو مولیٰ پار ہوجائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثالِ شَمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہوجائے

گُنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پَر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہوجائے

---

[1] : سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:"جوڈوبا چاہتا ہے وہ توڈوبا ہوا بیڑا " فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے"جوڈوبا چاہتا ہے وہ تو ہے ڈوبا ہوا بیڑا " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینة العلمیة

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پَلّہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پَلّے پر مرا غم خوار ہوجائے

اِشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اُٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہوجائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللّٰہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی اِنکار ہوجائے

مرے ساقی مَئے باقی پِلادے ایک عالَم کو
جو باقی اور پیاسا ہے ترا مے خوار ہوجائے

تمہارے حُکْم کا باندھا ہوا سورج پھرے اُلٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہوجائے

قَوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نوریؔ نہ پڑھنا بار ہوجائے

مَرَضِ عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے

مَرَضِ عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے
جتنی کرتا ہے دوا دَرد سوا ہوتا ہے

کیوں عَبَث خوف سے دل اپنا ہُوا ہوتا ہے
جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شہِ ہر دو سرا ہوتا ہے
قید و بندِ دو جہاں سے وہ رِہا ہوتا ہے

اُن کا اِرشاد ہے اِرشادِ خداوندِ جہاں
یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہانِ جہاں ہوتے ہیں منگتا اُس کے
آپ کے کوچے کا شاہا جو گدا ہوتا ہے

پَلّہ نیکی کا اِشارے سے بڑھا دیتے ہیں
جب کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہوتا ہے

سارا عالَم ہے رضا جُوئے خداوندِ جہاں
اور خدا آپ کا جُویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمعِ رِسالت سے لگائی ہے لو
سب کی جھولی میں اُنہیں کا تو دِیا ہوتا ہے

اَز شہا تا بگدایانِ جہاں اِک عالَم
آپ کے دَر پہ شہا عرض رَسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھرپور جہاں سے لینے
روز ایک میلہ نیا دَر پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لُٹاتے ہیں خزانہ لیکن
جتنا خالی کریں اُتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ ناکردہ اِشارے میں تمہارے ہوجائے
بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مَددگار جو ہو
آپ کے دَر سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت نہیں دیکھی جاتی
دشمنوں کے لیے جی اُن کا بُرا ہوتا ہے

جگمگا اُٹھتا ہے دل کا مِرے ذَرَّہ ذَرَّہ
جب مرا جانِ قمر جلوہ نما ہوتا ہے

آپ محبوب ہیں اللّٰہ کے ایسے محبوب
ہر محبّ آپ کا محبوبِ خدا ہوتا ہے

جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جانِ جناں
ذرّہ ذرّہ تری خوشبو سے بسا ہوتا ہے

عرشِ اعلیٰ سے کہیں بالا ہے رتبہ اس کا
آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے

پیاسو مُژدہ ہو کہ وہ ساقیٔ کوثر آئے
چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے

آستانے کے گداؤں کے لیے رحمت ہے
اور اَعدا پہ شہا قہرِ خدا ہوتا ہے

کب گُلِ طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل وجاں
دیکھیے کب کرمِ بادِ صبا ہوتا ہے

دیکھیے غنچۂ دِل اپنا کِھلے گا کب تک
دیکھیے کب دِلِ پژمُردہ ہَرا ہوتا ہے

کب بہارِ چمنِ طیبہ نظر آتی ہے
دیکھیے کب دلِ پژمُردہ ہرا ہوتا ہے

سربلندی اسے حاصل ہے جنابِ رب میں
جو کوئی دَر پہ ترے ناصِیہ سا ہوتا ہے

دل تپا سوزِ محبت سے کہ سب مَیْل چھٹے
تپنے کے بعد ہی تو سونا کھرا ہوتا ہے

کب مٹانے سے کسی کے خطِ تقدیر مٹے
ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

مَحْو اِثبات کی ہاں آپ نے قدرت پائی
تم جو چاہو تو بُرا آج بھلا ہوتا ہے

تیرا دِیدار مُیَسَّر ہو جسے نورِ خدا
اُسے دنیا ہی میں دِیدارِ خدا ہوتا ہے

وہ نہیں حشر میں جو ہوگا شہا بے پردہ
بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے

تیرا جلوہ نہیں اللّٰہ کا جلوہ ہے وہ
تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے

تو ہے آئینۂ ذاتِ اَحدی اے پیارے
یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

دَاغِ دِل میں جو مزہ پایا ہے نورؔی تم نے
ایسا دنیا کی کسی شے میں مزا ہوتا ہے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے
کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے

کون اُن سے نگاہیں لڑا کر چلے
کس کی طاقت جو آنکھیں مِلا کر چلے

وہ حَسیں کیا جو فتنے اُٹھا کر چلے
ہاں حَسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے

ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے
رحمتِ حق ہو ہر دم دُعا کر چلے

قصۂ غم سنایا سنا کر چلے
جانِ عیسیٰ دَوا دو دُعا کر چلے

رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے
جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے

مَنْ رَّاٰنِیْ رَاَ الْحَقّ سنا کر چلے
میرا جلوہ ہے حق کا جتا کر چلے

جُز بَشَر اور کیا دیکھیں خِیرہ نظر
اَیُّکُمْ مِثْلِی گو وہ سنا کر چلے

جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ
جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے

کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا
سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے

کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جان لے
سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے

کوڑیوں کوڑھیوں کے لیے کوڑھ دُور
اچھا چَنگا وہ خاصہ بَھلا کر چلے

یادِ دامن سے مُرجھائی کلیاں کِھلیں
فیض سے اپنے غُنچے کِھلا کر چلے

شب کو شبنم کی مانند رویا کیے
صورتِ گُل وہ ہم کو ہنسا کر چلے

بَد سے بَد کو لیا جس نے آغوش میں
کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے

جو کمینے تھے ان کو مُعَزَّز کیا
وہ رَذِیلوں کو سینے لگا کر چلے

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف
گِرتے پڑتوں کو پیارے اُٹھا کر چلے

اِین و آں اور چِنِیں و چُناں سرورا
تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے

جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو
وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے

عُمْر بَھر اَعدا ان کو ستایا کیے
اور وہ دشمنوں کو دعا کر چلے

سخت اَعدا کو بھی عَفْو فرما دیا
رحمتِ حق کی شانیں دِکھا کر چلے

جسمِ پُرنور کا یوں تو سایا نہ تھا
اور پتھر میں نقشے جما کر چلے

مرتے دم سر درِ پاک پر رکھ دیا
اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے

جب قمر اِک اِشارے سے ٹکڑے کیا
بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے

معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے
آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے

جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اَہلِ زباں
سن کے قرآں زبانیں دَبا کر چلے

گئے صحابی تھے پَر تھی یہ ہیبتِ حق
گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے

اور گردن کشی کی تو مارے گئے
سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے

جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لیے
دوڑے جھپٹے وہ پاؤں اُٹھا کر چلے

ابھی میزان پر تھے ابھی پُل پہ ہیں
پَل میں گرتے بچائے بچا کر چلے

سرِ کوثر سُنا شور پیاسوں کا جب
پہنچے شربت پلایا پلا کر چلے

کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور
مجرموں کی رِہائی کا کیا کر چلے

دَم میں پہنچے وہ حکمِ رِہائی دیا
ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغِ دِل ہم نے نوریؔ دِکھا ہی دیا
دردِ دِل کا فسانہ سنا کر چلے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریضِ عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے
قریں ہے رحمت و فضلِ خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دِل کو جِلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اُسے دِلکش
فَروغِ حُسْن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پَل رہے ہیں اس دَر سے
ملی جہان کو روزی سدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ
بتادے کوئی سنا ہو جو ”لا“ مدینے سے

بتادے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے مِلا جو مِلا وہ مِلا مدینے سے

وہ آیا خُلد میں جو آ گیا مَدینے میں
گیا وہ خلد سے جو چلدیا مَدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غَمزدہ کسی صورت
مریضِ غم کو ملے گی شفا مَدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شے سے
تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مَدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو
نَوا سے پہلے مِلے بے نَوا مَدینے سے

چمن کے پھول کھلے مُردہ دِل بھی جی اُٹھے
نسیم خلد سے آئی ہے یا مَدینے سے

کرے گی مُردوں کو زندہ یہ تِشنوں کو سیراب
وہ دیکھو اُٹھی کرم کی گھٹا مَدینے سے

مَدینہ چشمۂ آبِ حیات ہے یارو
چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مَدینے سے

فَضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں
مِل آئیں حضرتِ رضواں ذرا مَدینے سے

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد
تمہیں ہے مکہ تو ہوگا سِوا مَدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہنچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مَدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لیے
دو گام بھی نہیں عرشِ عُلا مَدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مَدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مَدینے سے

ترے نصیب کا نوریؔ ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مَدینے سے

نگاہِ مہر جو اس مہر کی اِدھر ہوجائے

نگاہِ مہر جو اس مہر کی اِدھر ہوجائے
گُنہ کے داغ مٹیں دِل مرا قمر ہوجائے

جو قَلْبِ تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہوجائے
تو ایک نور کا بُقْعہ وہ سر بسَر ہوجائے

ہماری کِشتِ اَمَل میں کبھی تو پھل آئے
کبھی تو شجرۂ امید بارور ہوجائے

کبھی تو ایسا ہو یارب وہ دَر ہو اور یہ سر
کبھی تو ان کی گلی میں مرا گزر ہوجائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو
ہماری عُمْر الٰہی یونہی بسَر ہوجائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یَارَسُوْلَ اللّٰہ
مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سَر ہوجائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے
اِشارہ اَبروئے خم دار کا اگر ہوجائے

تڑپ رہے ہیں فراقِ حبیب میں عاشق
الٰہی راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

ترے غضب سے ہوں غارت یہ دَہر کے شیطاں
بنے غلام ہر اک ان میں دَر بدر ہو جائے

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں
کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہو جائے

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر پہ قدرت ہے
جو چاہو تر ہوا بھی خشک، خشک تر ہو جائے

عِیاں ہے دَبدبہ تیرا سماوا ساوہ سے [1]
ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہو جائے

---

[1] : سامانِ بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:" عیاں ہے دبدبہ تیرا سماوات وساوہ سے" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے: " عیاں ہے دبدبہ تیرا سماوا ساوہ سے" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

جو کاسہ تاج کا لے کر تمہارے در پر آئے
تو بادشاہ حقیقت میں تاجوَر ہوجائے

ترے گداؤں کی پاپوش تاجِ سلطاں ہے
وہ جس کے سر پہ رکھیں نَعل تاجْوَر ہوجائے

جو آپ ہوں مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہِ کرم ہو خدا ادھر ہوجائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جانِ قمر
تو ان کے نور سے مَعمور سارا گھر ہوجائے

خدا نے قَلْبِ حقیقت تمہارے ہاتھ کیا
جو شاخ لڑنے کو دو تیغ اور تبَر ہوجائے

جو وقتِ وَزْن گراں پلہ ہو گناہوں کا
شفاعت آپ کی اس دم مری سِپَر ہوجائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سروَر
عَصا صحابہ کا فانوسِ راہبر ہوجائے

خدا نے غیب تمہارے لیے حضور کیا
جو راز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی
شبِ فِراق کی یارب کبھی سَحَر ہو جائے

حجاب اُٹھیں جو مَرقَد سے ان کے روضہ تک
اندھیرا قبر کا مِٹ جائے دوپہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے
ہر ایک ان میں کا فِی النَّارِ وَ السَّقَر ہو جائے

کنارِ عاطفتِ ہاوِیہ میں اِک اِک جائے
جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پسر ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ
اگر حَمِیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اُٹھے مری قسمت کا تارا اے نوری
اگر وہ غیرتِ خورشید میرے گھر ہو جائے

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے
دافعِ غم تمہاری دُہائی ہے

عُمْر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے
عُمْر بھر کی یِہی تو کمائی ہے

تم نے کب بات کوئی نہ بَرائی ہے
تم سے جو آرزو کی بَر آئی ہے

تم سے ہر دَم اُمیدِ بھلائی ہے
مَیٹ دیجئے جو ہم میں بُرائی ہے

تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے
تم نے کب آنکھ ہم سے پھِرائی ہے

تم کو عالَم کا مالک کیا اس نے
جس کی مَمْلوک ساری خدائی ہے

کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین و زماں
کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے

تو خدا کا ہوا اور خدا تیرا
تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے

جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر
کون سی چیز ہے جو پَرائی ہے

سب صِفاتِ خدا کے ہو تم مَظہَر
ایک قابو سے باہر خدائی ہے

تاج رکھا ترے سر رَفَعْنَا کا
کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے

اَنبیا کو رَسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رَسائی ہے

اَز زمیں تا فلک جن و اِنس و مَلک
جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے

رَشکِ سلطان ہے وہ گدا جس نے
تیرے کوچہ میں دُھونی رَمائی ہے

میری تقدیر کردو بَھلی تم نے
قُدرتِ مَحْو و اِثبات پائی ہے

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے
نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے

آگ کو باغ کس نے کیا پیارے
تم نے تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے

میرے دل کی لگی بھی بُجھا دیجئے
نارِ نمرود کس نے بُجھائی ہے

شرر اَفشانیاں کس کی ہیں عشق کی
آگ سینے میں جس نے لگائی ہے

کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے
نارِ دوزخ سے تجھ کو رِہائی ہے

خوشبوئے زُلف سے کوچے مہکے ہیں
کیسے پھولوں میں شاہا بسائی ہے

پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی
خُلد کے پھولوں سے بھی سِوائی ہے

بات وہ عطرِ فردوس میں بھی نہیں
تیرے ملبوس نے جو سُنگھائی ہے

اس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق
راہ جس نے تمہاری جِلائی ہے

ناخدا باخدا آؤ بہرِ خدا
میری کشتی تباہی میں آئی ہے

ہیں یہ صدمے تری ہی فرقت کے
روز اَفزوں یہ دردِ جدائی ہے

طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں
میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے

مَر رہا ہوں تم آجاؤ جی اُٹھوں
شربتِ دِید میری دَوائی ہے

شوقِ دِیدارِ نوری میں اے نوری
رُوح کھنچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

تیری آمد ہے موت آئی ہے
جانِ عیسٰی تیری دُہائی ہے

کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے
کیوں سفر کی بلا اُٹھائی ہے[1]

سیکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو
کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے

اُن کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں
اچھی ساعت سے موت آئی ہے

تم کو دیکھا تو دَم میں دَم آیا
آپ آئے کہ جان آئی ہے

مَر رہا تھا تم آئے جی اُٹھا
موت کیا آئی جان آئی ہے

---

[1]: سامانِ بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: "کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہو سکتا ہے: "کیوں سفر کی بلا اٹھائی ہے" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینة العلمیة

اب تو آؤ کہ دم لبوں پر ہے
چہرے پر مُردَنی بھی چھائی ہے

آیئے وقت ہے یہ آنے کا
دیکھ لیں سب کی جاں پِھر آئی ہے

زندگی میں نے پائی مَر مَر کے
میں نے جی جی کے موت پائی ہے

زندگی کیا تھی جس میں موت آئی
زندگی بعدِ مَرگ پائی ہے

موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا
زندگی شُبھ گھڑی سے پائی ہے

مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو
موت کے ساتھ جان آئی ہے

حسرتِ دِیدِ یار میں ہم نے
آج مَر مَر کے موت پائی ہے

جو حَسیں دیکھا مَر مِٹا اس پر
میں نے مر کے حیات پائی ہے

چین کی نیند آج سویا ہوں
موت آرام کی سُلائی ہے

شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے
موت تم کو یہاں پہ لائی ہے

ذَبح کر ڈالا تو نے او ظالم
نفس تو تو نِرا قصائی ہے

طاعتِ حق کا نام سنتے ہی
تجھ کو کم بخت موت آئی ہے

مَعْصِیَت زہر ہے مگر اوندھے
تو نے سمجھا اسے مٹھائی ہے

کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا
زہر کی پیالی کیوں پِلائی ہے

اچھے جو کام کرنے ہیں کرلو
جان اپنی نہیں پرائی ہے

نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری
موتِ اسلام تو نے پائی ہے

واہ کیا بات آپ کی نوری
کیا ہی اچھی غزل سُنائی ہے

بخطِ نور اس در پر لکھا ھے

بخطِ نور اس دَر پر لکھا ہے
یہ بابِ رحمتِ ربِّ عُلا ہے

سرِ خِیرہ جو اب دَر پر جُھکا ہے
ادا ہے عُمر بھر کی جو قضا ہے

مُقابِل دَر کے یوں کعبہ بنا ہے
یہ قبلہ ہے تو تو قبلہ نما ہے

درِ والا پہ اک میلا لگا ہے
عجب اس دَر کے ٹکڑوں میں مزا ہے

یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے
سخی داتا کی یہ دولت سَرا ہے

گدا تو ہے گدا جو بادشا ہے
اسے بھی تو اسی دَر سے ملا ہے

جسے جو کچھ ملا جس سے ملا ہے
حقیقت میں وہ اس دَر کی عطا ہے

اسی سرکار کا منگتا ہے عالَم
گدا اس دَر کا ہر شاہ و گدا ہے

یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطیں
اسی دَر سے انہیں ٹکڑا ملا ہے

اسی دَر سے پلے گا پل رہا ہے
اسی گھر سے زمانہ پَل چکا ہے

شبِ معراج سے ظاہر ہوا ہے
رُسل ہیں مُقتَدی تو مُقتَدا ہے

خدائی کو خدا نے جو دیا ہے
اسی گھر سے اسی دَر سے ملا ہے

خدائے پاک تو گھر دَر سے ہے پاک
مگر یہ دَر درِ پاکِ خدا ہے

یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما
جو کشتی کا جہاں کی ناخدا ہے

شہِ عرش آستاں اللہ اللہ
تصوّر سے خدا یاد آرہا ہے

یہ وہ محبوبِ حق ہے جس کی رُویت
یقیں مانو کہ دیدارِ خدا ہے

یَدُ اللہ جس کا دستِ پاک ٹھہرا
وہ بیعت جس کی بیعت باخدا ہے

رَمی جس کی رَمی ٹھہری خدا کی
کتاب اللہ میں اَللہ رَمٰی ہے

قسم قرآں میں جس کی رہ گُزر کی
خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے

وہی مطلوب جس کا ہر ہر اَنداز
وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے

ہَوا سے پاک جس کی ذاتِ قدسی
وہ جس کی بات بھی وَحیِ خدا ہے

نہیں کہتے ہَوائے نَفْس سے کچھ
جو فرمائیں وہی وَحْیِ خدا ہے

چمک سے جن کی روشن ہیں دو عالَم
مہک سے جس کی ہر بُستاں بَسا ہے

وہ جلوہ جس سے حق ہے آشکارا
وہ صورت جو جمالِ حق نُما ہے

وہ یکتا آئینہ ذاتِ اَحَد کا
وہ مرآتِ صفاتِ کِبریا ہے

وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا
کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے

وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا
جہاں کی رات دن سے بھی سِوا ہے

جہاں ہے بےٹھکانوں کا ٹھکانہ
جہاں شاہ و گدا سب کا ٹِھیا ہے

دوا دُکھ دَرد کی ہے خاک جس کی
مَعاصی کا جہاں دارُالشفا ہے
کرم فرمایئے اے سَروَرِ دِیں
جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے
نہ قاسِم ہی کہ مالِک کردیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم
تمہیں مُختارِ کُل فرما دیا ہے
دو عالَم بھیک لیتے ہیں یہاں سے
جو جس کے پاس ہے تیرا دیا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں
ہیں سب دَر بند بس یہ دَر کُھلا ہے
میں دَردَر کیوں پھروں دُردُر سنوں کیوں
مرے سرور مرا کیا سر پھرا ہے

عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ
یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے

تمہارا ملنا ملنا ہے خدا کا
خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے

عطا فرمائیے اپنے کرم سے
مرے مولیٰ جو دل کا مُدّعا ہے

یہی سرکارِ فیض آثار ہے وہ
جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب
ہر اِک کے واسطے یہ دَر کھُلا ہے

بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم
دَرِ سرکارِ فیض آثار وا ہے

نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی
کہ دشمن بھی یہیں کا کہہ رہا ہے

یہ وہ دَر ہے ہُوا ہے وہ بھی حاضر
جو اس سرکار کا دشمن چُھپا ہے

سلامِ رُوستائی بےغرض نیست
وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے

عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ
دِکھانے کو تقیّہ کرلیا ہے

جِلا اِیمان سے ہوتی ہے دل پر
وہ اَندھا شیشہ ہے جو بےجِلا ہے

نہیں شیشہ نہیں وہ دل تُو جس پر
خدا نے خَتم فرما دی توا ہے

نہ ٹھہرے مَطرِ حق کی بوند جس پر
لُہابی کیا ہے اِک چکنا گھڑا ہے

بہت بد فرقے پیدا ہوچکے ہیں
سبھی نے اِک نیا مذہب گڑھا ہے

جو مذہب اہلِ سنت کے علاوہ
بَنا ہے وہ جہنم کا گڑھا ہے

جماعت پر یدِ رحمت ہے حق کا
جُدا فرقہ جہنم میں گِرا ہے

ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر
جسے شرک از اُمورِ عَامَّہ ہے

نہیں جس سے کوئی موجود خالی
کوئی بھی اس کی زَد سے بچ سکا ہے

ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مُشرک
جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے

صحابہ خود نبی بلکہ خود اللّٰہ
سبھی پر حُکمِ شِرک اس نے جَڑا ہے

جسے بدعت کی لَت اتنی پڑی ہے
کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے

مئے بدعت سے ہے سرشار ایسا
کہ سب کچھ اس کو بدعت سوجھتا ہے
تھی اتنی تند مئے جس کے نشے میں
کہ خود اپنے ہی کو بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً
مگر سُنّی کو بِدْعی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اکھلے کھلے
سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکمِ شرک و بدعت
اسے ساوَن کے اندھے کا ہَرا ہے
ہے سُنّی آئینہ اس نے جو دیکھا
نظَر اپنا ہی چہرہ آ گیا ہے
اسے مَنِ ابْتَدَعَ تو رہ گیا یاد
مگر مَنْ سَنَّ یہ بھولا ہوا ہے

خود اپنے فتوؤں سے ہے آپ مشرک
نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جَنا ہے
نہیں ہے باپ ہی مشرک کہ جَد بھی
اور اس کا جَد جہاں تک سلسلہ ہے
کُھلی تَنقِیصیں محبوبانِ حق کی
یہ فرقہ بَرمَلا کرتا رہا ہے
کُھلی توہین کی ہے خود خدا کی
کہ اس کو کِذب پر قادِر کہا ہے
نہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک
بڑھا ہے یہ کہ واقع کہہ گیا ہے
نہ بس اِک کذب پر ہی اس نے بس کی
کہ جہل وظلم و سرقہ بھی کہا ہے
تمہیں حق نے دیئے ہیں وہ فضائل
کہ شرکت ان میں ہونا ناروا ہے

مُمَاثِل ہو نہیں سکتا تمہارا
تمہیں وہ فضلِ کُل رب نے دیا ہے
تمہاری بےمثالی اس سے ظاہر
کہ محبوبِ خدا تم کو کیا ہے
مُحِبّ کیا چاہتا ہے مِثلِ محبوب
مُحِبّ تو بےمثالی چاہتا ہے
مگر یہ فِرقہ محبوبِ خدا کے
کروروں مِثل ممکن مانتا ہے
نہ ممکن ہی کہ چھ مثل واقع
کہا کرتا کتب میں چھاپتا ہے
یونہی ختم نبوت کا ہے مانع
شفاعت سے بھی منکر ہوگیا ہے
مسلمانوں کے ڈر سے لفظ مانے
مگر معنےٰ کا مانع برملا ہے

جو معنی ان کے ہیں ماثور اب تک
صراحت سے انہیں رَد کررہا ہے

کہاں تک ظلم میں اس کے گناؤں
کہاں تک میں گنوں کیا کیا بکا ہے

نفی جس علم کی سرکار سے کی
اسی کو نَص سے شیطاں کردیا ہے

محیطِ اَرض کا شیطان کو جب
یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے

شریک اِبلیس کو کرتا ہے حق کا
کہ شیطاں ہی کو یہ حق جانتا ہے

وہ کچھ مانے بہر صورت وہ خود ہی
بڑا مشرک بحکمِ خود بنا ہے

مَجانین و صَبی حیواں بَہائم
یہ ان سب کے لیے بھی مانتا ہے

نبی غیرِ نبی میں فرق پوچھا
بتاؤ اِن میں اُن میں فرق کیا ہے

اُنہیں جیسا بتایا علمِ اَقدس
کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے

نفی شہ سے بوَجہِ شرک کی بھی
مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے

جو قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہوتا
کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے

کریں لاکھوں جَتَن ہوتا ہے وہ ہی
وہی ہوگا جو قسمت میں بَدا ہے

خیالِ خر میں اِستِغراق سے بد
جو تعظیمِ نبی کو جانتا ہے

اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا
کہ وہ انساں نہیں خاصا گدھا ہے

بِکھر جائیں گے اس پر کیسا کیسا
جنہیں تہذیبِ نو کا اِدّعا ہے

بیانِ عیبِ دُشمن نعت ہی ہے
کہ قرآں میں بھی تو تَبَّتْ یَدَا ہے

ضیائے کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں
منوّر قَلْب کیسا ہوگیا ہے

ہماری حاضری نُورٌ عَلٰی نُوْر
کہ بعدِ حج ہمیں حاضر کیا ہے

ضِیائے روضہ کا عالَم کہوں کیا
کہ وہ تو نورِ کعبہ سے سِوا ہے

یہاں محبوبِ رب ہے جلوہ آرا
وہاں بس اِک تجلی کی ضیا ہے

ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد
وہ نارِ ہجر سے دل سوختا ہے

مہ و خور بھیک پاتے ہیں یہاں سے
ضیائے روضہ کا کہنا ہی کیا ہے

فضائے طیبہ کے قربان جاؤں
نسیمِ خلد سی جس کی ہوا ہے

خفیف و خوش مزا بے مِثْل پانی
کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے

زمینِ پاک وہ جس کو خدا نے
کتاب اللّٰہ میں اَرْضُ اللّٰہ کہا ہے

ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر
جہاں محبوبِ حق جلوہ نما ہے

قدم ہم جیسوں کے اس سرزمیں پر
کرمِ سرکار کا ہے اور کیا ہے

وطن کی ہر سہانی صبحِ نوری
یہاں کی شامِ غربت پر فدا ہے

مئے محبوب سے سرشار کردے

مئے محبوب سے سرشار کردے
اُویسِ قرَنی کو جیسا کیا ہے
گُما دے اپنی اُلفت میں کچھ ایسا
نہ پاؤں میں میں جو بے بقا ہے
پلادے مَے کہ غفلت دُور کردے
مجھے دنیا نے غافل کردیا ہے
عطا فرما دے ساقی جامِ نوری
لَبالَب جو چہیتوں کو دیا ہے
ثنا لکھنی ہے محبوبِ خدا کی
خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے
میں تیرے فیض سے کچھ کہہ سکوں گا
میں کیا ہوں اور مرا یارا ہی کیا ہے
سنا اے بُلبلِ باغِ مدینہ
ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے
سُنا نوری غزل اس کی ثنا میں
ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے
وہ وہم و فہم سے آقا وَرا ہے
کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے
کہ خود وہ آپ کا طالِب ہوا ہے

بلند اتنا تجھے حق نے کیا ہے
کہ عرشِ حق بھی تیرے زیرِ پا ہے
جو اَوروں کے عُلُو کی اِنتہا ہے
وہ سرکاری عُلُو کی اِبتدا ہے

خدا کی ذات تک تُو ہی رَسا ہے
کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے
نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے
نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے

ملائک میں رُسُل میں انبیا میں
کوئی عرشِ عُلا تک بھی گیا ہے

تَعَالَی اللّٰه تیری شانِ عالی
جلالتِ شان کی کیا اِنتہا ہے

نکالی زورَقِ خورشید ڈوبی
اِشارے سے قَمر ٹکڑے کیا ہے

تمہیں ہو دوسرا میں سب سے بالا
بس اِک اللّٰه ہی تم سے سِوا ہے

تری صورت سے ہے حق آشکارا
خدا بھاتی تیری ہر ہر ادا ہے

نہیں ہوسکتا تجھ سے کوئی باہر
کہ تو ہی مُبتَدا و مُنْتَہا ہے

تو ہے نورِ خدا پھر سایہ کیسا
کہیں بھی نور کا سایہ پڑا ہے

تو ہے ظِلِّ خدا وَاللّٰه بِاللّٰه
کہیں سائے کا بھی سایہ پڑا ہے

زمیں پر تیرا سایہ کیسے پڑتا
ترا منسوب اَرفع دائما ہے

خدا کا فَضلِ اَعظم آپ پر ہے
سِکھا سب کچھ تمھیں حق نے دیا ہے
نہ منّت تم پہ اُستادوں کی رکھی
تمہارا اُمّی ہونا مُعجزہ ہے
ہتھیلی کی طرح پیشِ نظر ہے
ہوا جو ہوگا جو کچھ ہورہا ہے
نہ کوئی راز ہو پوشیدہ تم سے
نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے
چُھپا تم سے رہے کیونکر کوئی راز
خدا بھی تو نہیں تم سے چُھپا ہے
مُسلَّط غَیب پر تو کیوں نہ ہوتا
نبی و مُجتبےٰ و مُرتَضےٰ ہے
تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ
رضائے حق تری مرضی شہا ہے
گزر تیرا ہوا ہے جو گلی سے
تری خوشبو سے ہر ذَرّہ بسا ہے

دُرودیں تم پہ حق کی ہوں ہمیشہ
ہماری حق سے ہر دم یہ دُعا ہے

دُرود اس پر ہو جس پر حق دُرودیں
بہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے

سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا
سلام اس پر جو محبوبِ خدا ہے

سلام اس پر یہ بَحر و بَر ہیں جس کے
سلام اس پر جو شاہِ دَوسَرا ہے

جس آقا کے ملائک ہیں سَلامی
جو شاہِ کرسی و عرشِ عُلا ہے

خدا کی سلطنت کا جو ہے دولہا
سلام اس پر جو رحمت کا بَنا ہے

جسے سَنگ و شجر تسلیمیں کرتے
سلام اس پر جو ایسا بادشا ہے

سلام اس پر جو اَوّل ہے رُسُل کا
سلام اس پر جو خَتَمُ الانبیا ہے

سلام اَوّل کا اَوّل پر ہمیشہ
سلامِ باقی ہو جب تک بقا ہے
سلام آخر کا آخر پر ہو دائم
نہ بس عالَم ہی تک جس کو فنا ہے
سلامِ ظاہِر و باطِن ہو اس پر
جو ظاہر ہو کے باطن ہوگیا ہے
سلام اے جانِ رحمت کانِ نعمت
سلام اے کہ وہ شانِ حق نما ہے
رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر
مرے پیارے یہ دل کا مُدَّعا ہے
رہے پیش نظر وہ رُوئے اَنور
ترستی آنکھوں کی یہ اِلتجا ہے
شرابِ دِید سے دِل شاد کیجے
ہمارے دَرد کی یہ ہی دوا ہے
یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ
یہیں شاہ و گدا سب کا ٹِھیا ہے

دمِ آخر تو آجا جانِ عیسیٰ
ہیں ساقِط نبضیں گُھنگَر بولتا ہے

دمِ آخر چلے آؤ خدارا
دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے

ترے قدموں میں جس کو موت آئے
حیاتِ جاوِداں اس کی قضا ہے

ہٹا دیجے رخِ انور سے گیسو
اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے

سُنگھا دیجے ہمیں وہ زُلفِ مُشکیں
صِفَت میں جس کی وَاللَّیْلِ سَجٰی ہے

دکھا دیجے شہا پُرنور چہرہ
صِفَت میں جسکی وَالشَّمْس اور ضُحٰی ہے

ترے قربان اے زُلفِ مُعَنْبَر
ہمارے سر ہجومِ بدبلا ہے

مرے سر سے بلائیں دُور فرما
بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے

نَحیف و ناتُواں سرکار ہم ہیں
بہت صبر آزما یہ اِبتِلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دُور
بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نہ کیجے دُور اپنے در سے ہم کو
پڑا رہنے دو جو در پر پڑا ہے
شہیدِ کربلا کا صدقہ دے دے
تو شاہا دافِعِ کرب و بلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور
پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے
پریشانی وطن کی یاد کرکے
پریشاں دل ابھی سے ہورہا ہے
پریشانی ہے گُوناگُوں وطن میں
پریشاں ان کو فرما دو تو کیا ہے
یہاں کیوں کر نہ دل آرام پائے
جہاں آرامِ جان و دِل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گِھر نہ جاؤں
یہاں بس یہ تفکُّر ہو رہا ہے
رُموزِ مَصْلِحَت سرکار جانیں
اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے
مگر اتنی گزارش کی اجازت
یہ بندہ دست بَستہ چاہتا ہے
ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا
یہی مولیٰ تعالیٰ سے دُعا ہے
کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے
یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے
قِیامت ہے قِیامت ہے قِیامت
جدھر دیکھو اُدھر محشر بَپا ہے
زمیں تابنے کی ہے سورج سروں پر
تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے
ذرا سا بھی نہیں سایہ کہیں پر
عَرَق اِتنا بہا دَریا بہا ہے

زبانیں سوکھی ہیں کانٹے جمے ہیں
عَطَش سے حال اَبْتَر ہو رہا ہے
کلیجے مُنہ کو آئے دَم گُھٹے ہیں
اُلَٹ کر دل گلے میں آرہا ہے
سراپا کوئی تو غرقِ عَرَق ہے
کسی کے مُنہ تک آکر رہ گیا ہے
تڑپتا ہے کوئی بے چین ہو کر
کوئی گِر کر زمیں پر لوٹتا ہے
مثالِ ماہیٔ بے آب کوئی
کوئی جَل کر کبابِ سوختا ہے
عجب ہی کَس مپُرسی کا ہے عالم
جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے
زَن و شو میں نہیں باقی تعارُف
نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے

نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاوَر
کہیں کس سے کہ ایسا ماجرا ہے
بُرے اَحوال ہیں اس روز اُف اُف
بہت اَہوالِ بہ کا سامنا ہے
کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے
کوئی روتا کوئی چِلّا رہا ہے
ہے داروگیر کا ہنگامہ بَرپا
بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے
رُسُل بھی نَفْسِی نَفْسِی کہہ رہے ہیں
حمایت کا کسے اب آسرا ہے
بندھے گی آس اپنی بعدِ ہر یاس
اسی سے جو ہمارا آسرا ہے
اسی کے پاس سب پہنچیں گے آخر
وہ جس کا نامِ نامی مُصطفٰے ہے

شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا
وہی اس بزم کا دولہا بنا ہے

چلو اے عاصیو کیوں کُڑھ رہے ہو
وہ محبوبِ خدا جلوہ نما ہے

مَلول اے غم زَدو تم کس لیے ہو
وہ پیارا مُصطفٰے جب غمزُدا ہے

سُنیں گے سننے والے اِذْھَبُوْا کے
زبانِ پاک پر اِنِّیْ لَھَا ہے

مَظَالِم کرلیں جتنے ہوویں ظالم
نہ کر غم نورؔی اپنا بھی خدا ہے [1]

[1] : سامان بخشش کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:"نہ کر غم نورؔی کہ اپنا بھی خدا ہے" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے: " نہ کر غم نورؔی اپنا بھی خدا ہے" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے

دِلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے
ترا دردِ اُلفت ہی دل کی دَوا ہے

گلستانِ دنیا کا کیا ذِکْر آقا
کہ طُوطی ترا سِدرہ پر بولتا ہے

مریضِ مَعاصی کو لے چل مَدینہ
مَدینہ ہی عِصیاں کا دارُالشفا ہے

جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک
جو تم سے پھرا ہے وہ حق سے پھرا ہے

نماز اور روزے زکوٰۃ اور حج سب
ہیں مقبول سب جب تمہاری وِلا ہے

عمل سب اَکارَت تمہارے عَدُو کے
کہ ارشادِ ربّی جَعَلْنَا هَبَا ہے

محبت تمہاری محبت خدا کی
عَداوَت تمہاری خدا سے دَغا ہے

وہ کیسی ہی جھیلے مَشَقَّت ادا میں
ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے

مَحبت تمہاری ہے اِیمان کی جاں
اگر یہ نہیں ہے تو اِیماں ہَوا ہے

کرے لاکھ دَعوائے ایمان دشمن
مُنافق کا دَعوائے اِیماں دَغا ہے

خدا پر بھی اِیماں اسی کو ہے حاصل
جسے جانِ ایمان تجھ سے وِلا ہے

خدا کے یہاں ہے سر اَفراز اتنا
تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے

اَغِثْنَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ اَغِثْنَا
تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے

یہ سچ ہے بداَعمالیوں ہی نے اپنی
ہمیں روزِ بد یہ دکھایا شہا ہے

بہت نام لیوا ہوئے قَتْل و غارَت
خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے

تصوّر میں بھی جو نہ تھے وہ مَظالم
ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے

نہ دیکھا تھا جو چشمِ گَردُوں نے اب تک
ترے بندوں نے وہ سِتَم اَب سہا ہے

چِھنے مال و دولت ہوئے قَتْل و غارَت
ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

لکُھوکھا کئے ٹھنڈے سَفّاکیوں سے
مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں
جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پاچکے ہم
کرم کیجئے اب یہی اِلتجا ہے

نِکوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے
یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجے نظَر اس کی بدکاریوں پر
کرم کیجئے جو شِعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے
غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنۡ ھَوٰی سے ہے روشن
زبانِ مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رَسائی ہے ذاتِ خدا تک
سِوا ان کے کوئی بھی اس تک رَسا ہے

دو عالم کو کردُوں میں اس سر پہ صدقے
نثارِ مَدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگرچہ ہے مکہ کی عظمت مسلم
مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراجِ قسمت حضوری یہاں کی
ہمیں آپ کا روضہ عرشِ عُلا ہے

نِکو کار ہے آپ کا بد ہے کس کا
وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے بُرا ہے

کہاں تک سَہیں ہم مخالف کے طَعنے
خبر لیجئے وَقت صَبْر آزما ہے

مقدر کے تم ہو مقدر تمہارا
جو مرضی تمہاری وہ قدر و قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری
جو مرضی تمہاری خدا کی رضا ہے

ہے اللّٰه کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا
ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

اَنَا قَاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں
جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیبِ خدا ہے یہاں جلوہ فرما
یہ گُنبد نہیں بُرجِ عرشِ خدا ہے

بَتَقْدِیرِ قادِر مُقَدَّر وہ پایا
کہ مرضی ہی گویا قَدَر اور قضا ہے

یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا
شہنشاہِ عالم کی دولت سَرا ہے

خدا ہی کی قَدْر اس نے ہرگز نہ جانی
ترے رتبے میں جس کو چُون و چَرا ہے

نہ اَہلِ نَظَر کا بنے سجدہ گہ کیوں
جہاں نقش پائے حبیبِ خدا ہے

اسی در کا محتاج ہے سارا عالم
اسی در سے پلتا پلے گا پلا ہے

یہ کون و مکاں یہ زمین و زماں سب
بنے تیری خاطر تو وَجْہِ بِنا ہے

بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے
کہ ذاتِ خدا کا تو ہی آئینہ ہے

بنایا تمہیں اپنا مَظْہَر خدا نے
جہانوں کو مَظْہَر تمہارا کیا ہے

یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو
جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے

کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے
کہ تو ہی خدائی کا دولہا بنا ہے

تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں
تمہارے ہی دم سے یہ نشوونما ہے

تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو
ہے ان پھولوں میں ورنہ پھر اور کیا ہے

چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا
یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

اسی دَم سے آباد سارے جہاں ہیں
اسی دَم سے سارا وُجود و بِنا ہے

ہے زیرِ نگیں تیرے مُلکِ الٰہی
تو ہی شاہ والائے قَصْرِ دَنٰی ہے

تو وہ تاجْوَر ہے کہ تاجِ رَفَعْنَا
ترے فَرقِ اَقدس پہ حق نے دَھرا ہے

مہ و خور چمکتے دمکتے ہی نہ یوں
یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے

ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا
تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

(یہ نعت پاک ناتمام ہے)

امانت رسول رضوی غُفِرَلَہ

رُباعیات

کفشِ پا اُن کی رکھوں سر پہ تو پاؤں عزت
خاکِ پا اُن کی مَلوں مُنہ پہ تو پاؤں طَلعَت
طیبہ کی ٹھنڈی ہوا آئے تو پاؤں فَرحَت
قَلْبِ بے چین کو چین آئے تو جاں کو راحت

منظورِ نظر ہے بس ثنائے سرکار
جانِ دوجہاں کی جو ہیں سر ہر کار
نورؔی کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں اُن کو مرے اَفکار

گُلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سُقْمِ شرعی سے ہیں مُنَزَّہ اَشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشمِ اَعدا میں خار

حد بھر کا زِیاں کار سِیَہ کار ہوں میں
اُمت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں
پر دِل کو ہے اپنے اِس سے ڈھارَس
فرماتا ہے اللّٰہ کہ غَفّار ہوں میں

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اِقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بایں ہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حق دار ہوں میں

دنیا تو یہ کہتی ہے سُخَنْوَر ہوں میں
ارے شعراء کا آج سروَر ہوں میں
میں یہ کہتا ہوں یہ غلَط ہے سو بار غلَط
سچ تو ہے یہی کہ سب سے اَحْقَر ہوں میں

ظالم ہوں جفاکار و سِتَم گَر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے
سُنّی ہوں مسلمان مَقَرَّر ہوں میں

حدائقِ بخشش
اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد
دین وملت پروانہ شمع رسالت شاہ
امام احمد رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمٰن

برادرِ اعلیٰ حضرت کا شہرۂ آفاق نعتیہ دیوان
ذوقِ نعت
برادرِ اعلیٰ حضرت شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت)

مناجاتوں، نعتوں اور منقبتوں کا معطر معطر مدنی گلدستہ
وسائلِ بخشش
محمد الیاس عطار قادری رضوی